KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

یا حبیب
یا رسول اللہ
فداک روحی وابی وامی

4

المنتہیٰ

عقیدۂ ختم نبوت پر علمی، فکری سہ ماہی سیریز

جنوری تا مارچ 2018ء

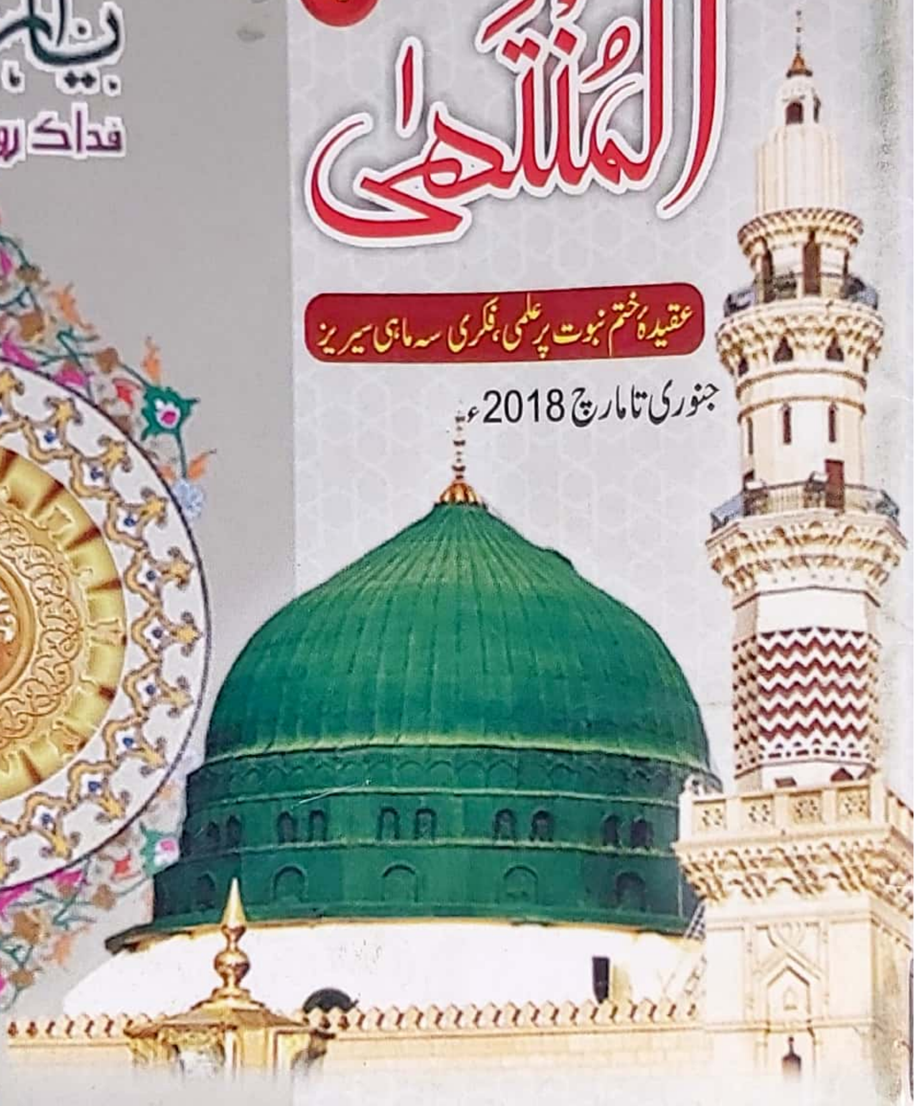

- دنیائے اسلام کا یوم سیاہ
- تاجدار صداقت اور تحفظ ختم رسالت ﷺ
- ختم نبوت پر ناپاک حملہ اور امت کی بیداری
- الیکشن ایکٹ 2017ء میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے اقدامات کا مطالبہ

مرتبہ
خواجہ
غلام دستگیر فاروقی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اَلمُنتَہیٰ

4

فہرست

دنیائے اسلام کا یوم سیاہ 3
حافظ نوید احمد چوہدری
دھرنے کے اثرات و مضمرات 6
محمد اسلم خان
عقیدۂ ختم نبوت پر قرآنی اسلوب 11
خواجہ غلام دستگیر فاروقی
حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ 16
محمد انور قمر شرقپوری نقشبندی مجددی
ختم نبوت پر ناپاک حملہ اور امت کی بیداری 20
عرفان محمود برق، اسلامی سکالر، سابق قادیانی
تاجدار صداقت اور تحفظ ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم 24
محمد عامر شہزاد: پنجاب یونیورسٹی لاہور
الیکشن ایکٹ 2017ء میں 30
عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے اقدامات کا مطالبہ
غلام مصطفیٰ چوہدری، صدر ختم نبوت لائیرز فورم پاکستان
تیسرا سالانہ شعور ختم نبوت کورس کا پس منظر 44
حافظ محمد آصف محی الدین قادری چدھڑ

جنوری تا مارچ 2018ء

زیر سرپرستی
یادگار اسلاف پیر طریقت
حافظ محمد قاسم علی ساقی زید مجدہ

مرتبہ
خواجہ غلام دستگیر فاروقی

زیر نگرانی
صاحبزادہ مفتی غلام مرتضیٰ ساقی

مجلس ادارت
حافظ محمد صابر قادری، مجید احمد نوری نقشبندی

شمارہ میں شائع ہونے والی نگارشات کے نفسِ مضمون کی ذمہ داری لکھنے والوں پر ہے۔

مقام اشاعت
آستانہ چشتیہ خیریہ، جلالپور (شکر گڑھ)
0306-2585703 0308-4597382
farooqi4156@hotlook.com

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نعت رسولِ مقبول ﷺ

پیشِ نظر کلام قبلہ حافظ صاحب (والد گرامی) کے شیخ حضرت علامہ خواجہ صوفی محمد عثمان علی شاہ حسنی (سلسلہ عالیہ قادریہ، چشتیہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ) کے پیر بھائی صوفی ثناء اللہ ثنا ضیائی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے (فاروقی)

لوح پر لکھی گئی توقیر ختم المرسلین
انبیاء کرتے رہے تشہیر ختم المرسلین

حشر تک کرتے رہیں گر جن و انسان و ملک
ہو نہیں سکتی بیان توقیر ختم المرسلین

ہیں اُنہی کے نور سے روشن زمین و آسمان
فرش سے تا عرش ہے تنویر ختم المرسلین

مالک و مختار ہیں اللہ کی ہر چیز کے
ہر جگہ سمجھو کہ ہے جاگیر ختم المرسلین

حشر میں شان رسالت دیکھ کر پچھتائیں گے
ہیں یہاں جو منکر توقیر ختم المرسلین

یہ تھی الفت ہو گئے واصل بحق حضرت بلال
جبکہ فرقت میں پڑھی تکبیر ختم المرسلین

شکل نور الٰہی میں حال و قال میں آئینہ دار
شبر و شبیر ہیں تصویر ختم المرسلین

کون شاہد ہے بغیر اللہ کے اسریٰ کی شب
جو ہوئی تھی عرش پر تقریر ختم المرسلین

لوٹ کر جب تک نہ آئے عرش سے ہلتی رہی
ہجر میں بے چین تھی زنجیر ختم المرسلین

گرچہ ہیں تفسیر قرآنی بہت لیکن ثنا
نص قرآں ہے جو ہے تفسیر ختم المرسلین

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

دنیائے اسلام کا یوم سیاہ

حافظ نوید احمد چوہدری
فنانس سیکرٹری محافظان ختم نبوت، صوبہ پنجاب brightstarsskg&gmail.com

یروشلم یا القدس فلسطین کا شہر اور دار الحکومت ہے۔ یہودیوں، مسیحیوں اور مسلمانوں تینوں کے نزدیک مقدس ہے۔ یہاں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تعمیر کردہ معبد ہے جو بنی اسرائیل کے نبیوں کا قبلہ تھا اور اسی شہر سے ان کی تاریخ وابستہ ہے۔ یہی شہر مسیح کی پیدائش کا مقام ہے اور یہی ان کی تبلیغ کا مرکز تھا۔ مسلمان تبدیلی قبلہ سے قبل تک اسی کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بھتیجے لوط علیہ السلام نے عراق سے بیت المقدس کی طرف ہجرت کی تھی۔ 620ء میں حضور نبی کریم ﷺ جبریل امین کی رہنمائی میں مکہ سے بیت المقدس پہنچے اور پھر معراج آسمانی کے لیے تشریف لے گئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے وحی الٰہی کے مطابق مسجد بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) کی بنیاد ڈالی اور اس کی وجہ سے بیت المقدس آباد ہوا۔ پھر عرصہ دراز کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے مسجد اور شہر کی تعمیر اور تجدید کی گئی۔ اس لیے یہودی مسجد بیت المقدس کو ہیکل سلیمانی کہتے ہیں۔

ہیکل سلیمان اور بیت المقدس کو 586ء میں شاہ بابل (عراق) بخت نصر نے مسمار کر دیا تھا اور ایک لاکھ یہودیوں کو غلام بنا کر اپنے ساتھ عراق لے گیا۔ بیت المقدس کے اس دور بربادی میں حضرت عزیر علیہ السلام کا وہاں سے گزر ہوا، انہوں نے اس شہر کو ویران پایا تو تعجب ظاہر کیا کہ یہ شہر پھر کبھی آباد ہوگا؟ اس پر اللہ نے انہیں موت دے دی اور جب دو سو سال بعد اُٹھائے گئے تو یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ بیت المقدس پھر آباد اور پر رونق شہر بن چکا تھا۔

بخت نصر کے بعد 539 میں شہنشاہ فارس روش کبیر (سائرس اعظم) نے بابل فتح کر کے بنی اسرائیل کو فلسطین میں واپس جانے کی اجازت دے دی۔ یہودی حکمران ہیرودا اعظم کے زمانے میں یہودیوں نے بیت المقدس شہر اور ہیکل سلیمانی پھر تعمیر کر لیے۔ یروشلم پر دوسری تباہی رومیوں کے دور میں نازل ہوئی۔ رومی جرنیل ٹائٹس نے 70ء میں یروشلم اور ہیکل سلیمانی دونوں کو مسمار کر دیا۔ چوتھی صدی عیسوی میں رومیوں نے عیسائیت قبول کر لی اور بیت المقدس

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

میں گرجے تعمیر کیے۔ 639ء میں عہد فاروقی میں عیسائیوں سے ایک معاہدے کے تحت بیت المقدس پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ خلیفہ عبدالملک کے عہد میں یہاں مسجد اقصیٰ کی تعمیر عمل میں آئی۔ پہلی صلیبی جنگ کے موقع پر یورپی صلیبیوں نے بیت المقدس پر قبضہ کرکے 70 ہزار مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ 1187ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس کو عیسائیوں کے قبضے سے چھڑا لیا۔ پہلی جنگ عظیم دسمبر 1917ء کے دوران انگریزوں نے بیت المقدس اور فلسطین پر قبضہ کر کے یہودیوں کو آباد ہونے کی عام اجازت دے دی۔ یہود و نصاریٰ کی سازش کے تحت اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے دھاندلی سے کام لیتے ہوئے فلسطین کو عربوں اور یہودیوں میں تقسیم کر دیا اور جب 1948ء میں یہودیوں نے اسرائیل کے قیام کا اعلان کر دیا تو پہلی عرب اسرائیل جنگ چھڑ گئی۔ اس جنگ کے نتیجے میں اسرائیلی فلسطین کے 78 فیصد رقبے پر قابض ہو گئے، تاہم مشرقی یروشلم (بیت المقدس) اور غرب اردن کے علاقے اردن کے قبضے میں آ گئے۔ تیسری عرب اسرائیل جنگ (جون 1967ء) میں اسرائیلیوں نے بقیہ فلسطین اور بیت المقدس پر بھی تسلط جما لیا۔ یوں مسلمانوں کا قبلہ اول ہنوز یہودیوں کے قبضے میں ہے۔ یہودیوں کے بقول 70ء کی تباہی سے ہیکل سلیمانی کی ایک دیوار کا کچھ حصہ بچا ہوا ہے۔ جہاں دو ہزار سال سے یہودی زائرین آ کر رویا کرتے تھے اسی لئے اسے "دیوار گریہ" کہا جاتا ہے۔ اب یہودی مسجد اقصیٰ کو گرا کر ہیکل تعمیر کرنے کے منصوبے بناتے رہتے ہیں۔ اسرائیل نے بیت المقدس کو اپنا دارالحکومت بھی بنا رکھا ہے۔ مسلمانوں کیلئے بدھ 6 دسمبر 2017 یوم سیاہ سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بدھ کے روز یروشلم کو اسرائیل کا دارالحکومت تسلیم کرنے کا باضابطہ اعلان کیا۔ وائٹ ہاؤس سے اپنے براہِ راست خطاب میں ٹرمپ نے کہا کہ امریکی سفارت خانہ تل ابیب سے یروشلم منتقل کیا جائے گا۔

یروشلم مسلمان، یہودی اور مسیحی مذاہب کا مقدس ترین شہر ہے۔ یہ معاملہ ایک طویل عرصے سے مشرقِ وسطیٰ امن عمل کی راہ میں حائل رہا ہے۔

صدر ٹرمپ نے کہا کہ وہ نہیں سمجھتے کہ یروشلم کو اسرائیل کا دارالحکومت تسلیم کیے جانے سے مشرقِ وسطیٰ کے "دو ریاستی حل" پر کسی قسم کا کوئی اثر پڑے گا۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

صدر نے کہا ''یروشلم نہ صرف تین عظیم مذاہب کا دل ہے، بلکہ اب یہ دنیا کی ایک کامیاب ترین جمہوریت کے دل کی بھی حیثیت رکھا ہے۔'' اسرائیل وزیراعظم بینجامن نیتن یاہو نے اس فیصلے کو ''تاریخی سنگ میل'' قرار دیا۔ فیس بک ویڈیو پر، نیتن یاہو نے کہا کہ اسرائیل کی تاریخی اور قومی شناخت کا آئے روز اہم اظہار سامنے آرہا ہے، خاص طور پر آج کا فیصلہ اسرائیل اور امریکہ کی تاریخ کا اہم فیصلہ ہے۔۔۔ فلسطین نے امریکی فیصلے کیخلاف شدید ردِ عمل کا اظہار کیا ہے، صدر محمود عباس کا کہنا ہے کہ فیصلے سے امریکہ کا امن عمل میں ثالث کا کردار ختم ہوگیا، مقبوضہ بیت المقدس فلسطین کا تا ابد رہنے والا دارالحکومت ہے۔

فلسطینی صدر محمود عباس نے یہ بھی کہا کہ امریکی فیصلہ تشدد پسند عناصر کا فیصلہ بین الاقوامی معاہدوں کی خلاف ورزی ہے۔

حماس کے صدر نے آج کے دن کو سیاہ دن قرار دیا ہے، کہا ٹرمپ کے فیصلے نے جہنم کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ فرانسیسی صدر امینوئل مکرون نے مذمت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امریکی صدر کے فیصلے کی بالکل حمایت نہیں کرتے جبکہ دوسری جانب ترکی نیٹرمپ کے فیصلہ کو غیر ذمہ دارانہ اقدام قرار دیا، ترکی میں ٹرمپ کے اس اعلان کے بعد سینکڑوں افراد نے استنبول میں امریکی قونصل خانے کے سامنے احتجاج کیا۔

مصر نے امریکی صدر کا اقدام ماننے سے انکار کردیا ہے، اردن نے کہا ٹرمپ یروشلم سے متعلق عالمی قانون کی خلاف ورزی کررہے ہیں جبکہ قطری وزیرخارجہ محمد بن عبدالرحمان کا کہنا ہے کہ امریکی سفارت خانے کی منتقلی کا فیصلہ خطرناک اور امن پسندوں کیلئے سزائے موت ہے۔ ایران نے بھی فیصلے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ امریکی صدر کا فیصلہ ناانصافی ہے، فیصلے کے بعد امن عمل کو شدید جھٹکا لگے گا۔

یورپی یونین نے بھی فیصلے پر تشویش کا اظہار کیا ہے جبکہ لبنان کے صدر مشل عون کا کہنا ہے کہ فیصلے سے امن عمل اور خطے کے استحکام کو خدشات لاحق ہوگئے ہیں۔

شام کے صدر بشارالاسد کا کہنا ہے کہ یروشلم کا مستقبل کسی ملک کا صدر نہیں بلکہ وہاں کے عوام طے کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مقبوضہ بیت المقدس ہی فلسطین کا دارالحکومت رہے گا۔

پاکستان بھی مذمت میں دنیائے اسلام کے ساتھ کھڑا ہے۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

دھرنے کے اثرات و مضمرات

محمد اسلم خان

(نوائے وقت، 6دسمبر 2017)

فیض آباد دھرنے سے پہلے بہت کم لوگ ویل چیئر پر بیٹھے سفید داڑھی والے معذور شخص کو جانتے تھے شیخ الحدیث مولوی خادم حسین رضوی اتنے گم نام بھی نہیں تھے لیکن ان کی آتش بیانی کی شہرت اور چرچا جدید ذرائع ابلاغ خاص طور پر YouTube کے ذریعے جابجا پھیل رہا تھا صرف main stream ذرائع ابلاغ کو اس کا علم نہیں تھا کہ ہم گنبدِ بے در بند ہوتے ہوئے اس وہم میں مبتلا ہوتے ہیں کہ ہم سب جانتے ہیں مولانا رضوی ان کے نزدیک ایک عام مولوی تھا جس کی باتوں پر توجہ دینے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ تحریک لبیک یارسول اللہ نے حالیہ ضمنی انتخابات میں غیر متوقع طور پر جماعت اسلامی اور پیپلز پارٹی سے زیادہ ووٹ حاصل کر کے سطحی علم و دانش کے حامل ذرائع ابلاغ کے شاہ دماغوں کو چکرا کر رکھ دیا۔ فیض آباد کے مرکزی چوک پر دھرنے نے تین ہفتے کے لئے نظام زندگی مفلوج کر دیا۔ ریاست دھرنے کے شرکاء کے مطالبات کے آگے ڈھیر ہوگئی۔ اس اعصاب شکن دور میں مولانا خادم حسین رضوی کی شخصیت، حلیہ اور ان کے مخصوص انداز گفتگو سے بچہ بچہ واقف ہوگیا۔ لیکن جناب خادم حسین رضوی سے واقفیت رکھنے والے چند ہی ہیں۔ وہ کہاں سے تشریف لائے ہیں اور ایجنڈا کیا ہے؟ چرچا ہے کہ خادم رضوی نجانے کہاں سے آن ٹپکے؟ بلند آہنگ اور بے تکلف اندازِ گفتگو کے ساتھ غیر معروف مولانا بریلوی سیاست کا نیا چہرہ بن کر منظر پر ابھرا ہے۔

خادم رضوی ممتاز قادری کی حمایت میں نمودار ہوئے تھے جس نے توہین رسالت کے قانون کو کالا قانون قرار دینے پر سلمان تاثیر کا قتل کیا تھا۔ قبل ازیں خادم رضوی صاحب دو دہائیوں تک محکمہ اوقاف سے بطور امام مسجد وابستہ رہے تھے۔ انہیں بار بار تنبیہہ کی گئی کہ وہ ممتاز

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قادری کی سزائے موت کے خلاف مہم جوئی نہ کریں ناکامی پر رضوی صاحب کو فارغ کر دیا گیا۔ مولانا رضوی نے اپنی برطرفی آزادی کا پروانہ جانا اور پنجاب حکومت کی واجبات ادا کرنے اور بڑے بچے کو نوکری دینے کی پیشکش بھی ٹھکرا دی۔ نوکری کی پابندیوں سے آزادی نے مولانا رضوی کو اپنے بے قابو جذبات اور بلند و بالا خیالات کے بڑے پیمانے پر اظہار کا موقع میسر آ گیا۔ اس نے اپنی توجہ کا محور توہین رسالت ﷺ سے متعلق مجموعہ تعزیرات پاکستان (پاکستان پینل کوڈ) کی شق 295 سی کے لئے عوامی حمایت کے حصول کو بنالیا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ملک کے طول و عرض کے دورے شروع کر دیئے۔ عوامی سطح پر اس سفر کے دوران ممتاز قادری کی رہائی کے لئے آواز اٹھانا اس عمل کا ایک لازمی حصہ بن گیا۔

خادم رضوی نے جنوری 2016 میں شاعر مشرق علامہ اقبال کے مزار پر ریلی کا اعلان کر کے اجازت لینے کی زحمت نہ کی۔ پولیس نے روایتی لاٹھی چارج اور پانی کی تیز دھار سے مظاہرین کو نشانہ بنا کر منتشر کر کے فتح حاصل کر لی۔ پہلا دھرنا ممتاز قادری کی سزائے موت پر عمل درآمد کے بعد دیگر بریلوی گروہوں کے مدد سے پارلیمنٹ ہاؤس کے عین سامنے واقع اسلام آباد کے ڈی چوک میں دیا گیا جو چار دن جاری رہا شاہ احمد نورانی مرحوم کے صاحبزادے اویس نورانی کی ثالثی پر ختم ہوا۔ حکومت نے مظاہرین کو محفوظ راستہ فراہم کر دیا اور ان کے کچھ مطالبات بھی مان لئے۔

ڈی چوک سے وقت رخصت مولانا رضوی نے اعلان کیا تھا کہ وہ مسلم لیگ (ن) کا ہر جگہ سامنا کریں گے۔ جس کے بعد انہوں نے تحریک لبیک یارسول اللہ ﷺ کے قیام کے لئے الیکشن کمشن کو درخواست دی۔ وہ بڑے فخر سے اپنے آپ کو شان ناموس رسالت کا چوکیدار، پہریدار اور خدمت گذار قرار دیتے ہیں یہی شناخت انہیں شہرت کے موجودہ مقام تک لے آئی۔ پنجاب کے آخری ضلع اٹک کی تحصیل پنڈی گھیب میں پیدا ہوئے۔ اپنی نجی زندگی کے بارے میں گفتگو کرنا پسند نہیں کرتے۔ وہ حافظ قرآن، شیخ الحدیث اور کلام اقبال کے شیدائی ہیں۔ خاص طور فارسی کلام والہانہ انداز میں پڑھتے اور جھومتے ہیں محکمہ اوقاف پنجاب سے وابستگی کے دنوں میں داتا دربار کے نزدیک پیر مکی مسجد میں جمعہ کا خطبہ دیا کرتے تھے۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

2006 میں گوجرانوالہ کے نزدیک ہونے والے حادثے نے انہیں ویل چیئر پر بٹھا دیا لیکن یہ معذوری ان کے بیتاب جذبوں کے آگے بند نہ باندھ سکی۔ رضوی کہلوانے والے شیخ الحدیث شیعہ نہیں ہیں وہ بریلوی مسلک کے بانی امام احمد رضا خان بریلوی کے سچے پیروکار ہیں۔ نواز شریف کی نااہلی کے بعد قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 120 کا ضمنی انتخاب خادم رضوی کو سیاسی منظر پر لے آیا ان کی جماعت اس وقت رجسٹرڈ نہیں تھی لیکن ان کے حمایت یافتہ آزاد امیدوار شیخ اظہر حسین رضوی نے 9 ہزار 130 ووٹ حاصل کر کے اپنا سیاسی وجود منوالیا۔

خادم رضوی نے ببانگ دہل کہا کہ یہ ووٹ ہمیں نہیں بلکہ اس نصب العین کو ملے ہیں جو ہم نے طے کیا ہے۔ جماعت اسلامی کو 519 ووٹ ہی مل سکے جبکہ پاکستان پیپلز پارٹی کو ایک ہزار چار سو چودہ ووٹ نصیب ہوئے۔ تحریک لبیک کا اولین اور انتخابی میدان میں دوسرا مرحلہ قومی اسمبلی کا پشاور کا حلقہ این اے 4 تھا جہاں 26 اکتوبر 2017 کو ہونے والے ضمنی انتخاب میں ڈاکٹر محمد شفیق امینی نے تحریک کے امیدوار کے طور پر 9 ہزار 935 ووٹ حاصل کئے۔ یہ ووٹ KPK حکومت میں شامل جماعت اسلامی کے امیدوار کے 7 ہزار 668 ووٹوں سے زائد تھے۔

ہمارے پروفیسر وزیرِ داخلہ احسن اقبال تو مقامی تھانیدار کی مدد سے صرف تین گھنٹے میں دھرنے کو تتر بتر کرنے کا فاتحانہ اعلان کر کے جگ ہنسائی کرا رہے تھے۔ بیوروکریسی اور انٹیلی جنس کے اندازوں کے برعکس خادم رضوی فیض آباد پل پر ڈٹ گئے۔ ان کے ساتھیوں نے اسلام آباد ایکسپریس وے بند کر دی۔ بار بار کی حکومتی کوششیں بار آور نہ ہوسکیں۔ اسلام آباد ہائیکورٹ نے دھرنا ختم کرانے کا حکم دیا۔ دھرنے کے اٹھارویں روز 25 نومبر کو حکومت نے ناکام آپریشن شروع کیا جس کے نتیجے میں پرتشدد ہنگامے ہوئے۔ جن میں سات افراد جاں بحق اور سینکڑوں زخمی ہوئے

حکومت اور انتظامیہ کے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ نون لیگی میڈیا کا دعوی تھا کہ اس دن دوپہر تک حکومت کے خلاف مظاہرین کی تعداد میں "پراسرار" اضافہ ہوا جو فیض آباد پر شرکا دھرنا سے آملے اور پنجاب پولیس، اسلام آباد پولیس اور فرنٹیئر کانسٹیبلری (ایف سی)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کے دستوں کو گھیر لیا۔اس ٹکراؤ میں پنجاب پولیس کا ایک افسر جان کی بازی ہار گیا۔پولیس کی متعدد گاڑیاں نذر آتش ہوگئیں اور تشدد کا دائرہ پنجاب سمیت ملک کے دیگر 87 شہروں اور کراچی تک پھیل گیا۔حکومت نے اس صورتحال کا جواب ٹی وی چینلز بند کرکے دیا۔سوشل میڈیا پر بھی پابندی کی تلوار گری۔جس سے راولپنڈی، اسلام آباد، لاہور اور پنجاب کے دیگر شہروں کو شکوک وشبہات کی دھند نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔رات گئے برّی فوج کے سربراہ نے مداخلت کی اور اطراف کو ہوشمندی کی تلقین کی۔دس گھنٹے سے کم وقت میں حکومت کو آپریشن ختم کرنا پڑا۔وزارت داخلہ نے غلطیوں سے پُر 2013 والا نوٹیفکیشن جاری کرکے فوج کو مدد کے لئے پکارا۔ہفتہ کی صبح پنجاب رینجرز نے راولپنڈی اسلام آباد کے بڑے چوک چوراہوں پر ذمہ داریاں سنبھالنی شروع کیں خادم رضوی اور ان کے ہمراہی فیض آباد پل پر بدستور مورچہ بند رہے۔اتوار کو فوجی اور سول قیادت نے مظاہرین کے خلاف طاقت استعمال نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔دھرنے کے معاملہ سے نمٹنے کے لئے فوج کے بجائے رینجرز استعمال کرنے کا فیصلہ ہوا۔آخرکار فوج کی ثالثی سے دھرنا ختم ہوا۔

(تحریک لبیک کا بنیادی مطالبہ پورا ہوا جو کہ وفاقی وزیر قانون زاہد حامد کا استعفیٰ تھا۔فاروقی)

آئی ایس آئی کے جنرل فیض حمید حکومت اور مظاہرین میں معاہدے کے ضامن ٹھہرے۔تمام گرفتار شدگان کی رہائی کا وعدہ کیا گیا۔اگلے دن پیر کی رات دھرنے کے شرکاء نے جگہ خالی کردی۔اس ساری کتھا کہانی میں خادم حسین رضوی پرعزم رہنما بن کر ابھرے۔ جنہوں نے ثابت کردیا کہ ان کے جانثار پیروکار اپنے مطالبات کے لئے نہ صرف تشدد تک جاسکتے ہیں بلکہ اپنے قائد کے حکم پر ہر قربانی کے لئے بھی تیار ہیں۔معاہدہ کے منظر عام پر آنے پر پتہ چلا کہ خونریزی سے بچاؤ کے لئے کردار ادا کرنے پر برّی فوج کے سربراہ کا شکریہ ادا کیا گیا اور تحسین کی گئی۔

فیض آباد سے روانگی کے وقت قائدین دھرنا نے یہ اعلان بھی کیا کہ وہ ملک کی اکثریت ہیں۔حکام درگاہوں تک خود کو محدود رکھنے والے امن پسند عوام کو محض حلوہ خور سمجھ کر برتاؤ نہ کریں۔بریلوی مسلم لیگ کے ووٹ بینک کا کلیدی حصہ ہیں۔یہ دھرنا نواز شریف کے حلقہ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اثر کو کھا جانے کا خطرہ پیدا کر گیا ہے۔ خادم رضوی کے الفاظ میں دھرنے سے ناموس رسول ﷺ کے باب میں کامیابی حاصل ہوئی اور آئین اور قانون میں رسالت مآب کے مقام و مرتبہ کو کم کرنے کی خواہش رکھنے والے عناصر کا راستہ ہمیشہ کے لئے روک دیا گیا۔

(اس دھرنے میں فقیر کو بھی تین دن دھرنے میں شرکت کی سعادت ملی، ہم تو اس ارادے سے گئے تھے کہ جب تک دھرنا ختم نہیں ہوگا واپسی نہیں ہوگی لیکن والد گرامی کے اصرار پر مجبوراً واپس آنا پڑا۔ دھرنے میں شامل ہوتے ہی رضوی صاحب کے قدموں پر ہاتھ رکھ کر بوسہ لیا اور لبیک یارسول اللہ کے نعرہائے مستانہ لگانے شروع کردیئے۔ سچ تو یہ ہے کہ علامہ خادم حسین رضوی صاحب کے سبب ایک تجدیدی کام ہوا جو نسلوں تک بوسیلہ ختم نبوت امیر المجاہدین کے نام کو بلند رکھے گا۔ فاروقی)

اس دھرنے کے بعد بریلوی جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر آرہی ہیں جن میں نظام مصطفیٰ متحدہ محاذ، حامد سعید کاظمی کی نظام مصطفیٰ پارٹی، صاحبزادہ حامد رضا کی قیادت میں سنی اتحاد کونسل، ریاض حسین شاہ کی قیادت میں جماعت اہلسنت، جے یو پی۔ نیازی اور دیگر کے علاوہ مرکزی جمعیت اہلسنت اس میں شامل ہیں۔ صاحبزادہ ابو الخیر زبیر اس ضمن میں کوششیں کر رہے ہیں۔ اہلسنت والجماعت کے ترجمان حافظ عنیب فاروقی کے مطابق ان کا دھڑا 1989 سے سیاست میں ہے اور وہ سیاست میں اپنے قدم جمائے ہوئے ہیں۔ ان کا اس نئے ابھرتے منظر نامہ میں کوئی مقابلہ یا موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔ ہم پرامن ذریعے اور عوامی آگہی کی بدولت ملک کی سیاست میں آئے ہیں۔ سیاسی مقاصد کے لئے دھرنا صحیح نہیں۔ آخر یہ کہ شیخ الحدیث علامہ خادم حسین رضوی تمام مذہبی اجارہ داروں اور نواز شریف کی خاندانی سیاست کے خلاف حقیقی خطرہ بن کر سامنے آئے ہیں۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قسط نمبر 2

عقیدۂ ختم نبوت پر قرآنی اسلوب

خواجہ غلام دستگیر فاروقی

قارئین ہم نے پہلی قسط میں اسلوب نمبر 1 کو بیان کیا اس میں جو آیات بیان کی گئیں اگر ہم ان کی تفسیر میں جائیں تو ایک دفتر درکار ہے کیونکہ قرآن تو "الحمد" کے الف سے "والناس" کی سین تک عرفاء کے نزدیک سرکار ختمی مرتبت ﷺ کی شان کو بھی بیان کر رہا ہے ہمارا موضوع چونکہ ختم نبوت سے متعلق ہے اس لیے ہم اپنے موضوع کے دائرہ میں رہتے ہوئے ختم نبوت کو ہی بیان کرنا چاہتے ہیں۔

سورۂ بقرۃ کی آیت نمبر 5 کے تحت اسلوب نمبر ایک کو بیان کیا جہاں خالق کائنات شرائط ایمان کا ذکر فرما رہا ہے جن میں ایک شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ وحی پر ایمان لایا جائے چاہے وہ وحی سرکار ﷺ پر نازل ہوئی ہو یا آپ ﷺ سے پہلے انبیاء و رسل پر۔ فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ﴾ (البقرہ:5)

ترجمہ: "اور جو کتاب (اے محمدؐ) تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔"

اس آیت طیبہ میں خلاق کائنات نے وحی کی دو قسموں کا بیان کیا جو اوپر ذکر کی گئیں بلکہ پورے قرآن میں اللہ کریم نے جب بھی وحی کو باعتبار ایمان تقسیم کیا تو صرف دو اقسام کو ہی بیان کیا گیا۔

۱۔ اس وحی پر ایمان لانا جو حضور ﷺ پر نازل ہوئی۔

۲۔ اس وحی پر ایمان لانا جو حضور ﷺ سے پہلے نازل ہوئی۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

پتہ چلا حضور ﷺ پر جو وحی نازل ہوئی اس پر ایمان لانا ایمان اور انکار کفر۔ اسی طرح حضور ﷺ سے پہلے جو وحی نازل ہوئی اس کو ماننا ایمان اور انکار کفر۔ نتیجتاً عرض ہے اگر حضور ﷺ کے بعد بھی وحی کا نزول ہوتا تو اس کی بھی یہی شان ہوتی اور قرآن اس کا ذکر بھی ضرور کرتا مگر قرآن نے صراحتاً تو کجا کنایۃً اور اشارۃً بھی بیان نہیں کیا جب وحی بھیجنے والا صرف دو قسم کی وحی کو بیان کرتا ہے تو مخلوق میں سے کسی کو کیا حق کہ تیسری وحی کی بات کرے اور مدعی وحی ٹھہرے۔ امت کے جملہ علماء و محققین کا فیصلہ ہے کہ اب حضور ﷺ کے بعد جو وحی کی بات کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگا اس لیے کہ وہ قرآن حکیم کا منکر ٹھہرے گا۔

ایمان اور وحی کا باہمی تعلق

مذکور بالا آیت میں ایمان کا ذکر تھا اور ایمان اس کے ماننے کو کہتے ہیں جس کے انکار سے کفر لازم آ جائے کیونکہ وحی کو بھی ایمان کے موضوع میں شامل کیا گیا لہٰذا وحی بھی وہ چیز ہے جس کے انکار سے کفر لازم آتا ہے چنانچہ انکار وحی کی دو صورتیں ہیں۔ 1۔ نبی سچا تھا، اس پر وحی نازل ہوئی، کسی نے انکار کر دیا تو انکار کرتے ہی کافر ہو گیا۔ 2۔ کسی پر وحی نازل نہ ہوا اور نہ وہ نبی ہو۔ آپ نے کہہ دیا یہ نبی ہے تب بھی کفر لازم آ جائے گا۔

ایمان کا مسئلہ انتہائی نازک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں ایمان کا ذکر کیا وہاں اس کی وضاحت میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ اس لیے کہ اگر اللہ اور اس کا رسول ایمان اور اس کے متعلقات کو واضح نہ کریں تو اسے واضح کرنے کے لیے اور کون آئے گا۔ چونکہ مذکورہ بالا آیات بھی ایمان سے متعلق ہے، اس لیے یہ ممکن نہیں کہ وحی کی ان دو اقسام کے علاوہ کوئی تیسری قسم ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے بیان نہ فرمایا۔ (طاہر القادری، ڈاکٹر، عقیدہ ختم نبوت و فتنہ قادیانیت، ص93)

قارئین کرام! انقطاع وحی پر کثیر دلائل قرآن و سنت اور صحابہ اکرام سے موجود ہیں۔ آج تک امت کے علماء و صلحاء نے اس پر لکھ لکھ کر دلائل کے انبار لگائے ہیں اس لیے جو پڑھنا چاہے وہ عقیدہ ختم نبوت پر لکھی گئی کتب کی طرف رجوع کرے۔ فقیر بیان کرنا شروع کرے تو موضوع سے بہت دور چلا جائے گا قارئین کے لیے دشواری ہوگی۔ فقیر قارئین کی نذر وحی کے حوالہ سے قادیانیوں کی طرف سے کئے جانے والے دو تین شبہات کے جواب نقل کر کے پہلے اسلوب کو مکمل کرنے کی اجازت چاہے گا۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ایک شبہ

مرزائی کہتے ہیں کہ کسی چیز کا ذکر نہ کیا جانا اس امر کی دلیل نہیں کہ وہ چیز وجود میں ہے ہی نہیں۔ اللہ نے آپ کے بعد وحی کا ذکر نہیں کیا مگر اس کا انکار بھی تو نہیں کیا یہ تو نہیں فرمایا کہ آپ کے بعد وحی نہیں کی جائے گی۔

ازالہ

اس کا جواب یہ ہے کہ جب ان اقسام وحی کا ذکر کیا جا رہا ہو جن پر ایمان لانا ضروری ہے اور ان میں سے کسی کا انکار کفر و ارتداد ہے تو ایسے میں نبی ﷺ کے بعد بقاء وحی فرض کیے جانے کی صورت میں آپ کے بعد والی وحی کا ذکر بھی یہاں ضروری تھا۔ ایسے مقام پر اس کا ذکر ترک کرنا اس امر کی دلیل بین ہے کہ اس پر ایمان لانا ضروری نہیں۔ اس کی مثال یوں ہے کہ بادشاہ کے سامنے تین آدمی کھڑے ہوں، بادشاہ ان میں سے دو کے متعلق حکم دے کہ ان دونوں کو ایک ایک ہزار درہم دے دو مگر تیسرے کا نام ہی نہ لے، نہ ہی اس کی طرف توجہ کرے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس کے لیے ہزار دینے کا حکم نہیں ہے۔ اگر کوئی اسے بھی حکم میں شامل کرے تو وہ بادشاہ کے حکم میں خیانت کرنے والا اور باغی ہے۔ اسی طرح بادشاہِ کائنات رب العالمین جلِ شانہٗ نے نبی ﷺ پر نازل ہونے والی اور آپ سے پہلے نازل ہونے والی دو طرح کی وحی پر ایمان لانے کا حکم دیا مگر آپ کے بعد والی کسی وحی کا نام تک نہیں لیا نہ ہی اس پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔ تو اب کون ہے حکم ربی میں اضافہ کرنے والا؟

یہاں قابلِ غور نکتہ یہ ہے کہ مرزائی لوگ وحی تشریعی یعنی نئے احکام پر مشتمل وحی کو مسدود بتاتے ہیں جبکہ غیر تشریعی کو جاری مانتے ہیں۔ مگر ان آیات قرآنیہ نے یہ فرق بھی مٹا دیا ہے۔ کیونکہ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ اور مَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ میں دونوں جگہ کلمہ ''ما'' عموم کے لیے ہے جو وحی تشریعی و غیر تشریعی دونوں کو شامل ہے۔ یوں کہہ لیں کہ صاحب شریعت انبیاء کی وحی، وحی تشریعی تھی اور دیگر انبیاء کی وحی غیر تشریعی اور اللہ نے ہمیں دونوں پر ایمان

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

رکھنے کا حکم دیا۔ اگر نبی ﷺ کے بعد بھی وحی کی ان دونوں قسموں میں سے کوئی قسم باقی تھی تو اللہ نے اس پر ایمان لانے کا ہمیں حکم کیوں نہ دیا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ جو وحی آج سے ہزاروں سال قبل انبیاء سابقین پر ہوتی رہی جو ہم سے زمانا بہت بعید ہے اس پر ایمان لانے کا حکم تو ہو۔ اور جو وحی ہم میں اتر رہی ہو اس پر ایمان لانے کا حکم نہ دیا جائے؟

تو اظہر من الشمس ہو گیا کہ نبی ﷺ کے بعد اللہ نے ہر طرح کی وحی کا دروازہ بند کر دیا ہے اب وحی کا دعویدار خدا پر جھوٹ باندھنے والا دجال و کذاب ہے۔

(قاری محمد طیب نقشبندی، دلائل ختم نبوت مع رد قادیانیت ص 215)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وحی اور قادیانی مغالطہ

قادیانی یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان پر وحی نازل ہوگی یا نہیں؟ اگر وحی ہوگی تو ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد وحی ہو سکتی ہے۔ پس مسلمانوں کا عقیدہ غلط ہوا، اور اگر وحی نہ ہوگی تو کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نبوت چھن گئی؟

جواب (1): انقطاع وحی سے مراد انقطاع وحی نبوت ہے۔ باقی کشف، الہام، رؤیا تو امت میں جاری ہے اور خود قرآن گواہ ہے کہ ہدایت کا راستہ دکھانے اور کسی مخفی امر پر مطلع کرنے کے لیے وحی نبوت کے علاوہ اور بھی راستے ہیں۔ جیسے فرمایا گیا: "وَاَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی، یا وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ" شہد کی مکھی یا ام موسیٰ کو جو رہنمائی ہوئی قرآن نے اسے وحی سے تعبیر کیا ہے، حالانکہ وہ لوگ نبی نہیں تھے۔ معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی ہوگی وہ وحی نبوت نہ ہوگی۔ لہٰذا ان کی طرف وحی کا ہونا امت کے عقیدہ انقطاع وحی نبوت کے منافی نہ ہوگا۔

جواب (2): وحی شریعت، لازم نبوت ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ ہر وقت اور ہر آن اس پر وحی نبوت نازل ہوتی رہے گی اور اگر وحی نازل نہ ہو تو وہ نبوت سے معزول ہو جائے۔ اس قادیانی فلسفہ سے تو معاذ اللہ حضور ﷺ بھی کبھی نبوت کے عہدہ پر بحال اور کبھی اس سے معزول ہوتے رہے ہوں گے؟ کیونکہ ابتدا میں تو برابر تین سال تک اور واقعہ افک میں

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ایک ماہ تک برابر وحی کا آنا موقوف رہا۔ تو کیا معاذ اللہ حضور ﷺ ان ایام میں نبوت سے معزول سمجھے جائیں گے؟ (معاذ اللہ) بے شک عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے لیکن اب ان پر وحی نبوت کا آنا لازم نہیں۔ کیونکہ بحکم خداوندی دین کامل ہو چکا ہے اور اب وحی نبوت کی حاجت نہیں۔ اس لیے نبی ہونے کے باوجود ان کو وحی نبوت نہ ہوگی۔

(مولانا اللہ وسایا، قادیانی شبہات کے جوابات، کامل، ص126)

کیا نبی وحی الٰہی سے جاہل ہوتا ہے؟

مرزا قادیانی اعجاز احمدی میں لکھتا ہے: ''خدا نے میری نظر کو پھیر دیا۔ میں براہین کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے۔ یہ میری سادگی تھی جو میری سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل تھی۔ ورنہ میرے مخالف مجھے بتلا دیں کہ میں نے باوجودیکہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا گیا تھا۔ بارہ برس تک یہ دعویٰ کیوں نہ کیا؟ اور کیوں براہین میں خدا کی وحی کے مخالف لکھ دیا؟'' (اعجاز احمدی، ص7، خزائن، ج19، ص114)

اس عبارت میں مرزا قادیانی اقرار کرتا ہے کہ اس نے خدا کی وحی کو بارہ برس تک نہیں سمجھا اور خدا کی وحی کے خلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا عقیدہ لکھ دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ جو شخص بارہ برس تک وحی الٰہی کا مطلب نہ سمجھے اور وحی الٰہی کے خلاف بارہ برس تک جھوٹ بکتا رہے۔ کیا وہ مسیح موعود ہو سکتا ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ کسی شخص کا وحی الٰہی کے خلاف جھوٹ بکنا اس کے جھوٹا ہونے کی عظیم الشان دلیل ہے، یا مرزا قادیانی کے بقول اس کی سچائی کی؟

تیسرا سوال یہ ہے کہ ''آئینہ کمالات اسلام'' میں دس برس لکھا۔ یہاں بارہ برس کا ذکر ہے تو دس اور بارہ میں سے کون سا عدد صحیح ہے؟

چوتھا سوال یہ ہے کہ جو وحی الٰہی کو نہ سمجھ سکے وہ نبی یا مسیح موعود بننے کے لائق ہے؟ اگر نہیں تو پانچواں سوال یہ ہے کہ کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نبی نہیں۔ مسیح نہیں بلکہ جاہل مرکب تھا؟ اس معمہ کو حل کریں اور اجر عظیم پائیں۔

(مولانا اللہ وسایا، قادیانی شبہات کے جوابات، کامل، ص:630)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حدیث نقشبنداں

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

محمد انور قمر شرقپوری نقشبندی مجددی

دوسری صدی ہجری کی پہلی چوتھائی کا آغاز تھا کہ وقت کے امام حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کوفہ کے بازار میں سے گزر رہے تھے۔ جُبّہ و دستار آپ کے فقیہ ہونے کا خصوصی امتیاز تھا کہ انہیں سامنے کوئی نوجوان سیدزادہ ریشمی لباس میں ملبوس آتا ہوا ملا۔ اس کی عمر کوئی پچیس تیس سال کے لگ بھگ ہوگی۔ گورے چہرے پر سیاہ ریش مبارک حسن کو دوبالا کر رہی تھی۔ عام لوگ اس نوجوان کو جھک جھک کر سلام کر رہے تھے۔ طبقہ اُمراء کا کوئی شہزادہ لگتا تھا۔

حضرت سفیان ثوری کو اس نوجوان کے جاننے میں کوئی تردد نہیں کرنا پڑا کیونکہ آپ اس کے نام اور خاندان سے پہلے ہی واقف تھے۔ آپ آگے بڑھے اور اس نوجوان کو روک لیا اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا فرمایا اے فرزند رسول یہ جو تم نے لباس پہنا ہوا ہے وہ آپ کے آباؤ اجداد کا لباس نہیں ہے۔

نوجوان نے جواب دیا۔ ہاں میں جانتا ہوں میرے بزرگ ایسا لباس نہیں پہنتے تھے کیونکہ وہ تنگ دستی کے دن تھے۔ اب وہ زمانہ نہیں امارت کی فراوانی ہے۔

حضرت سفیان ثوری فرمانے لگے اے فرزند رسول! بات غربت اور امارت کی نہیں ہے۔ تم نے جو لباس زیب تن کیا ہوا ہے اس میں تفاخر کا رنگ زیادہ نمایاں ہے وہ رنگ انکساری کو طمانچے مار رہا ہے۔ رہی معاشرت قربت کی بات تو تمہاری قربت اُمراء سے تو ہو سکتی ہے مگر غریب لوگ آپ کے پاس آنے میں ہچکچاتے رہیں گے یہی لوگ تو زمانے کے ستائے ہوئے ہوتے ہیں۔

اب اس نوجوان نے ریشمی جبہ اور ریشمی کمبل جسم سے جدا کر دیا تو نیچے ٹاٹ کا کھردرا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جبہ دکھائی دینے لگا۔ فرمایا بابا جی یہ لباس ہم نے اللہ کے لیے پہنا ہوا ہے۔ اور وہ لوگوں کے واسطے ہے اسے ہم نے پوشیدہ رکھا ہے۔ اس کا کھر دراپن ہمارے جسم میں انکساری کا احساس پیدا کر رہا ہے اور جو لباس لوگوں کے لیے ہے وہ ظاہر رکھا ہے۔ میرے نانا جان فرمایا کرتے تھے کہ اگر اللہ نے تمہیں مال دیا ہے تو جسم پر اس کا اظہار کرو تا کہ کوئی حاجت مند تم سے سوال کر سکے اور اگر تمہارا لباس حاجت مند سے زیادہ ناقص ہے تو حاجت مند اپنی حاجت کا اظہار تم سے نہیں کر سکے گا۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے۔

یہ شہزادہ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھا۔ جس کا لقب صادق جو نام اور لقب کے امتزاج سے جعفر صادق کے نام سے مشہور تھا۔ آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور ابو اسماعیل ہے۔ آپ چھٹے امام ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام فروہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق ہے۔ ام فروہ اسماء بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق کی بیٹی تھی امام جعفر صادق کی روحانی نسبت کے دو واسطے ہیں۔ ایک تو اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقر کی جانب سے بتوسط حضرت علی کرم اللہ وجہ اور دوسرا اپنی مادر مشفقہ کی طرف سے قاسم بن محمد بن ابی بکر جو آپ کے نانا تھے موخر الذکر نے حضرت سلمان فارسی سے اور حضرت سلمان فارسی نے حضرت ابوبکر صدیق سے کسب فیض کیا۔

آپ بروز شنبہ ۱۷ ربیع الاوّل کی 80 ویں یا بروایت دیگر 82 ویں میں پیدا ہوئے آپ نے ایک اور روایت کے بموجب 50 سال کی اور دوسری روایت کے مطابق 65 سال کی عمر پائی آپ بروز شنبہ 15 رجب 148 ھ کو مدینہ منورہ میں اللہ کو پیارے ہوئے آپ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ جس میں آپ اور امام محمد باقر، امام زین العابدین اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم آرام پذیر ہیں۔

کشف المحجوب میں حضرت سید مخدوم سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے غلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے فرمایا آؤ ہم اس چیز پر بیعت کریں کہ ہم میں سے جو اس دنیا سے نجات پا جائے وہ قیامت میں سب کی بخشش کے لیے سفارش کرے گا۔ حاضرین میں سے کسی نے آپ سے عرض کیا کہ حضور آپ کو ہم

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

میں سے کسی کی سفارش کی کیا احتیاج ہے۔ آپ کے جدامجد تمام مخلوق کی شفاعت فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے اپنے اعمال سے شرمندگی ہے میں سوچتا ہوں کہ قیامت میں جد امجد کے روبرو میری سرخروئی کیسے ہوگی؟

حضرت امام جعفر صادق لطافت تفسیر اور اسرار تنزیل میں بے نظیر تھے۔ علامہ ذہبی نے آپ کو مناظر حدیث میں شمار کیا ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام مالک، شعبہ، سفیان ثوری، حاتم بن اسماعیل، یحییٰ قطان، ابو عاصم نبیل وغیرہ نے آپ سے حدیثیں روایت کی ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام جعفر بن محمد جعفر صادق سے بڑھ کر کسی کو فقیہ نہیں دیکھا۔ غرض آپ تمام علوم و مشاہدات میں کامل اور مشائخ کے پیشوا اور مقتدائے مطلق تھے۔

آپ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ وہیاج بن بسطام فرماتے ہیں کہ امام جعفر صادق اوروں کو یہاں تک کھلاتے کہ اپنے عیال کے لیے کچھ باقی نہ رہتا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی زیارت کیا کرتا تھا جلوت میں حسن خلق کے سبب سے ان کے مزاج میں مزاح و تبسم زیادہ تھا مگر جس وقت ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا تو ان کا رنگ زرد ہو جاتا۔ میں نے (امام مالک) ان کو حدیث بیان کرتے وقت کبھی بے وضو نہیں دیکھا ان کی خدمات میں میری آمدورفت دیر تک رہی مگر جب کبھی میں ان سے ملا تو ان کو نماز پڑھتے یا قرآن پڑھتے یا خاموش ہی پایا۔ وہ خلوت میں فضول اور لغو کلام نہ کیا کرتے تھے۔ اور علوم شرعیہ کے عالم اور خداترس تھے۔

عباسی خلیفہ المنصور تخت پر بیٹھا۔ یہ شخص پیسے کا بڑا لالچی تھا۔ دمڑی دمڑی کا حساب رکھتا تھا اس وجہ سے اسے ابوالدوریق کہتے تھے۔ وہ اپنے لالچ کے باعث خواہ مخواہ لوگوں سے بگڑ جاتا تھا اور اس کی تلوار گردن فرازی کے لیے بے نیام ہو جاتی تھی۔ اس نے اپنے 21 سالہ اقتدار میں لاکھوں بندگان خدا کو مروا دیا تھا۔ ایک دن صبح اٹھا بڑبڑاتا ہوا آیا اور اپنے وزیر سے کہا امام جعفر صادق کو لاؤ میں اسے قتل کردوں۔

وزیر نے کہا جو شخص گوشہ نشین اور عبادت میں مشغول ہے اور ملک سے قطع تعلق کیے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہوئے ہے اس کے قتل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

خلیفہ نے ناراض ہو کر کہا اسے ضرور لاؤ۔ آج میری تلوار اس کے خون سے ناشتہ کرے گی وزیر نے بہتیرا سمجھایا۔ مگر اس نے ایک نہ سنی آخر کار وزیر ان کی تلاش میں نکلا۔ خلیفہ نے غلاموں سے کہا جس وقت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ آئے اور میں سر سے ٹوپی اتاروں تم اسے قتل کر دینا۔

جب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ آئے تو منصور استقبال کے لیے آگے بڑھا اور آپ کو تخت پر بٹھا کر مؤدب ہو کر سامنے بیٹھا۔

غلام منصور کو دیکھ رہے تھے کہ کب سر سے ٹوپی اتارتا ہے مگر وہ ٹوپی اتارنی شاید بھول گیا تھا یا آپ کے رعب سے خائف ہو گیا تھا۔

خلیفہ نے نہایت ادب سے عرض کیا حضور! کیا آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے۔

امام صاحب نے بڑی بے نیازی سے جواب دیا صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ مجھے پھر اپنے پاس نہ بلانا۔ اور اب مجھے اجازت دو کہ جا کر یادِ الٰہی میں مشغول ہو جاؤں۔ یہ سن کر خلیفہ کانپ کر بیہوش ہوا اور گر پڑا تین روز تک بے ہوش رہا۔ اس کی نمازوں کا بھی نقصان ہوا جب ہوش آیا تو وزیر نے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ تھا۔

خلیفہ بولا: جب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ یہاں آئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کے ہمراہ ایک اژدھا ہے جس کا ایک ہونٹ اس مکان کے نیچے اور دوسرا اوپر ہے اور زبان فصیح سے مجھے کہہ رہا ہے کہ اگر تم حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ کو تکلیف دو گے تو میں تجھے اس مکان سمیت نگل جاؤں گا اس لیے میں اس اژدھا کے ڈر کے مارے کچھ نہ کہہ سکا بلکہ اس سے معافی مانگی اور بیہوش ہو گیا۔

آپ نے مدینہ منورہ کو اپنے وجود پاک سے برکتوں کا گہوارہ بنائے رکھا۔

"حوالہ کتب: سفینۃ الاولیاء از شہزادہ داراشکوہ، تذکرہ مشائخ نقشبندیہ از پروفیسر نور بخش توکلی، تاریخ الخلفاء از امام سیوطی (بشکریہ ماہنامہ نور اسلام، جولائی 2003ء)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ختم نبوت پر ناپاک حملہ اور امت کی بیداری

عرفان محمود برق، اسلامی سکالر، سابق قادیانی

پرانے وقتوں میں اگر کسی شخص کو سکتہ ہو جاتا تو اس کے گھر والے اور عزیز و اقارب یہ خیال کر بیٹھتے کہ وہ شخص اس دارِ فانی سے کوچ کر گیا ہے اور اس کے کفن دفن میں مصروف ہو جاتے۔ ایسا اس لیے ہوتا کہ اس وقت سکتے کی تشخیص کا کوئی طریقہ کار وضع نہیں تھا۔ سکتے کے دورے کا مریض جسے مردہ خیال کر لیا جاتا اس کی سانسیں اتنی آہستگی سے چل رہی ہوتی تھی کہ جس کا کسی کو بھی احساس نہ ہوا تھا۔ کئی بار ایسا ہوتا کہ جب غسل کے وقت اس کے بدن پر پانی ڈلتا تو وہ اُٹھ بیٹھتا یا چار پائی پر لاد کر جب قبرستان لے جا رہے ہوتے تو ہلکے جھٹکوں سے سکتے کی کیفیت سے نکل آتا۔ لیکن کئی بار ایسا بھی ہوتا ہوگا کہ جب آنکھ کھلتی ہوگی تب تک وہ قبر کی لحد میں اتر چکا ہوتا اور وہیں دم گھٹنے سے مر جاتا ہوگا۔ اس مسئلے کے حل کے لیے اس دور کے حکماء کا ایک بورڈ بیٹھا جنہوں نے سکتے کی تشخیص کے لیے بہت سوچ و بچار کے بعد یہ راہ نکالی کہ اگر کسی کے بارے میں شک ہو کہ اُسے سکتہ ہے۔ مرا نہیں تو ایک شفاف آئینہ لے کر اس شخص کا منہ کھول کر اس کے ہونٹوں پر رکھ دیا جائے۔ اگر تو کچھ منٹوں بعد اُس شیشے پر اس شخص کی سانسوں کی ہلکی سی دھندلاہٹ اور نمی آ جائے تو سمجھا جائے کہ اُسے سکتہ ہے مرا نہیں۔ لیکن اگر نمی یا دھندلاہٹ نمودار نہ ہو تو پھر اُسے مردہ خیال کیا جائے۔ اس کے اس مادہ پرستی کے ماحول میں جہاں جہالت، غربت، افلاس، ظلم، زیادتی، ناچاری، حقوق کی پامالی، فحاشی اور آوارگی کی ڈائن اپنے بال بکھیرے نظر آتی ہے۔ انسانیت نوحہ کناں اور حیوانیت ننگا ناچ ناچ رہی ہے۔ عدل بانجھ ہو چکا ہے اور ظلم بچے جن رہا ہے، اخلاقی قدریں آخری سانس

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

لے رہی ہیں۔ عالم کفر کی طاقتیں اسلام پر ٹوٹ پڑی ہیں۔ پوری دنیا سے اسلام اور اہل اسلام کو مٹانے کا نقارہ بج چکا ہے باری باری کسی ایک اسلامی ملک کو نشانہ بنا کر لاکھوں مسلمانوں کو موت کی نیند سلایا جا رہا ہے۔ مسلمان کے گھروں میں فرنگی اور ہندو رسم و رواج داخل ہو چکا ہے۔ اسلامی غیرت وحمیت کا عملاء خود مسلمانوں کے ہاتھوں سے دبوایا جا رہا ہے۔ غرضیکہ اسلامی معاشرہ سکتے کی کیفیت سے دوچار ہے۔

اس خطرناک صورت حال میں طاغوطی طاقتوں، عالم کفر اور شیطان کے چیلوں نے ضمیر فروش، ایمان فروش، ناعاقبت اندیش حکمرانوں اور لادین سیکولر طبقے کے ذریعے سے مسلمان کا آخری ٹیسٹ کرنا چاہا ہے کہ کون سا مسلمان مر چکا ہے اور کون سکتے کی کیفیت میں ہے یعنی زندہ ہے، بیدار ہے۔ اور وہ ٹیسٹ یہ ہے کہ مسلمان کا منہ کھول کر ناموس رسالت ختم نبوت اور محبت رسول ﷺ کا شفاف آئینہ اس کے ہونٹوں پر رکھ دیا جائے۔ اگر تو شیشے پر نمی نمودار ہو جائے، شیشہ دھندلا ہو جائے تو مسلمان زندہ ہے ورنہ مر چکا ہے۔ اس کا ایمان لُٹ چکا ہے یعنی اگر مسلمان ختم نبوت و ناموس رسالت پر حملہ ہونے کے باوجود بھی اپنا کردار ادا نہیں کرتا تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ اس کا ایمان کبھی کا داغ مفارقت دے چکا ہے۔ اس حقیقت کا عملی ثبوت چند دن قبل قومی اسمبلی میں کی گئی شیخ رشید کی تقریر اور دیگر ذرائع سے سامنے آیا کہ موجودہ حکومت نے ایک گہری سازش کے تحت نواز شریف کو بچانے اور پارٹی صدر بنانے کی آڑ لے کر انتخابی اصلاحات کے بل 2017ء کے حکم نامے میں ختم نبوت کے حوالے سے ترمیم کر دی ہے۔

اس ترمیم کی تیاری میں اتنی رازداری برتی گئی کہ بعض لیگی رہنماؤں کو بھی اس کا علم نہ ہو سکا۔ اس ترمیم کے تحت مسلم امیدواروں کے لیے ختم نبوت کے حلف نامے کے الفاظ تبدیل کر کے انہیں اقرار نامے میں تبدیل کر دیا گیا۔ جس کے بعد کوئی قادیانی یا ختم نبوت کا منکر بھی مسلم نشستوں پر الیکشن لڑ سکتا تھا۔ حلف نامے میں ختم نبوت کی شق کو غیر مؤثر کرنے کے بعد اگلا ٹارگٹ اسے مکمل طور پر حذف کرنا تھا۔

وفاقی وزیر قانون زاہد حامد نے کسی بھی مرحلے پر یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ وہ ختم نبوت کے حلف نامے کی ترجیح تبدیل کر کے اسے محض اقرار نامے کی شکل دے رہا ہے۔ زاہد

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حامد کمیٹیوں کے اجلاس میں ایسے ایشوز پر بحث کرتا ہے جن میں لوگوں کی دلچسپی زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن اس نے حلف نامے کو اقرار نامے میں تبدیل کرنے اور ختم نبوت کے حلف کی ترتیب تبدیل کرنے کی جانب اشارہ بھی نہیں کیا۔ اصل میں یہ اسی خطرناک ایجنڈے کا حصہ تھا۔ جو وزیر خارجہ خواجہ آصف امریکہ سے لے کر آیا ہے۔ وہ وہاں وعدہ کر چکا ہے کہ پاکستان کو بنگلہ دیش کی طرح سیکولر ملک بنائیں گے۔ اسی کی ایک لڑی تھی کہ منکرین ختم نبوت قادیانی غداروں کو پاکستان کے انتخابی عمل میں شریک کرنے کے لیے ختم نبوت کے حلف نامے کی آئینی حیثیت ختم کرنے کی ناپاک جسارت کی گئی۔ اس گھناؤنی سازش کے چہرے سے مزید نقاب تب اُٹھا جب اس سانحہ کے فوراً بعد وزیر خارجہ خواجہ آصف تین روزہ امریکی دورے پر روانہ ہو گیا جہاں اُس کی ملاقات امریکہ میں قادیانیوں کے نائب صدر ظہیر باجوہ کے ساتھ بھی ہوئی جس کی تصویریں قادیانیوں نے انٹرنیٹ پر جاری کر کے پھیلا دی ہیں۔ ربوہ ٹائمز کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر ان تصاویر کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ پاک امریکہ تعلقات پر مذاکرے کے دوران ظہیر باجوہ خواجہ آصف کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں۔

ختم نبوت حلف نامے میں تبدیلی ن لیگ کی مسلسل قادیانیت نوازی اور خواجہ آصف کی سرگرمیوں پر پوری امت مسلمہ بالخصوص اہل پاکستان نے شدید غم و غصے کا اظہار کیا اور پرزور احتجاج سے اپنے زندہ اور بیدار ہونے کا ثبوت دیا۔ سماجی حلقوں سے لے کر پورے ملک کی زندہ بیدار مذہبی و سیاسی تنظیموں کے سربراہان کی طرف سے 1953ء کی تحریک ختم نبوت کی طرز پر تحریک چلانے کے اعلانات کر دیئے گئے۔ یہاں تک کہ پاک فوج کی ترجمانی کرتے ہوئے عظیم محبِّ ختم نبوت میجر جنرل آصف غفور کا بیان ساری قوم کا سر فخر سے بلند کر گیا۔ بیان میں کہا گیا کہ ناموس رسالت پر تو ہر پاکستانی مسلمان کی جان قربان ہے اور جو پاکستانی فوج ہے وہ اس میں کسی قسم کی کوئی مفاہمت نہیں کر سکتی تھی۔ نہ کر سکتی ہے نہ کرے گی۔ ان شاء اللہ

جس کے بعد حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پڑے اور ختم نبوت کے متعلق حلف نامے میں کی گئی ترمیم کو یہ کہہ کر واپس لینا پڑا کہ غلطی ہوگئی۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ سنگین اور ناقابل معافی غلطی کرنے والے ذمہ داران کے خلاف حکومت نے کوئی کارروائی کی یا کرے گی؟

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جبکہ اس سارے معاملے کی راجہ ظفر الحق کی مرتب کردہ رپورٹ وزیراعظم شاہد خاقان عباسی کو اور قادیانی غداروں کو بھائی اور پاکستان کا سرمایہ کہنے والے سابق وزیراعظم میاں نواز شریف کو بھجوا دی گئی ہے۔ پاکستانی زندہ قوم کا یہ پُرزور مطالبہ ہے کہ اس تحقیقاتی رپورٹ کو شائع کیا جائے اور قادیانی حمام میں کھڑے ان تمام ننگوں کے ناپاک چہرے پوری قوم کے سامنے لائیں جائیں اور انہیں کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔ ضمیر فروش حکمرانوں کی جانب سے ختم نبوت پر کیے گئے اس حملے کو ابھی چند ہفتے ہی گزرے تھے کہ ان کی ایک اور جسارت سامنے آئی جو پہلے سے بھی زیادہ سنگین اور خطرناک تھی 7B اور 7C سے متعلقہ قانون کو 2017ء کے انتخابی اصلاحات کے بل میں شامل ہی نہیں کیا گیا۔ جو کہ قادیانیوں کے متعلق تھا۔ یوں حکومت کی مکمل مرزائی نوازی کھل کر سامنے آ گئی۔ تحریک لبیک یارسول اللہ ﷺ کی طرف سے فیض آباد دیئے گئے دھرنے اور اس دھرنے پر حکومت کے ناپاک حملے کے نتیجے میں پورے ملک میں عشاقانِ رسول ﷺ کی طرف سے دھرنوں اور شدید احتجاج کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ حالات سنبھالنا حکومت کے بس سے باہر ہو گیا۔ آخرکار پاک آرمی نے اس حوالے سے اہم کردار ادا کیا اور حکومت کو دھرنے والوں کے تمام مطالبات منظور کرنے پڑے وزیر قانون زاہد حامد کا استعفیٰ ہو گیا اور صوبائی وزیر قانون رانا ثناء اللہ کے استعفیٰ کے لیے حکومت پر مزید دباؤ بڑھنا شروع ہو چکا ہے کئی ایم این اے اور ایم پی اے نون لیگ کو چھوڑ چکے ہیں ان شاء اللہ جیت اہل حق کی ہی ہو کر رہے گی۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تاجدار صداقت اور تحفظ ختم رسالت ﷺ

محمد عامر شہزاد: پنجاب یونیورسٹی لاہور

﴿وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾ (الزمر:33)

''اور وہ جو سچ کے ساتھ تشریف لایا اور وہ جس نے اس کی تصدیق کی یہی متقین ہیں۔''

اَصْدَقُ الصَّادِقِیْن سَیِّدُ الْمُتَّقِیْن

چشم و گوشِ وِزارت پہ لاکھوں سلام

تاجدار صداقت افضل البشر بعد الانبیاء حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عظمت قرآن مجید کی کئی آیات اور درجنوں احادیث مبارکہ سے ظاہر ہوتی ہے آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے نائب اور خلیفہ بلافصل ہیں آپ کا اصل نام ''عبداللہ'' اور ''ابوبکر'' سے آپ مشہور ہیں یہ کنیت اور صدیق وعتیق آپ کے القاب ہیں آپ کے والد گرامی کا نام ''عثمان'' اور کنیت ''ابوقحافہ''۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام سلمٰی اور کنیت ''ام الخیر'' ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت مرّہ بن کعب پر حضور مکرم ﷺ سے ملتا ہے آپ واقعہ فیل کے تقریباً اڑھائی سال بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ (کنز العمال، ص312)

سیدنا صدیق اکبر اسلام سے قبل پیشہ تجارت سے منسلک تھے نہایت ایماندار، شریف النفس، نرم طبیعت کے مالک تھے آپ کا دامن ہر قسم کی آلائشوں اور برائیوں سے پاک تھا۔

قبول اسلام:

حضرت سیدنا صدیق اکبر تقریباً نبی مکرم ﷺ کے ہم عمر تھے اور مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ امام ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا سب سے پہلے اسلام کس نے قبول کیا تو فرمایا:

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

''اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْ بَکْرٍ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر اسلام لائے۔''

امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عمر کا قول نقل کیا کہ ''اگر پوری زمین کے لوگوں کے ایمان اور ابوبکر کے ایمان کا وزن کیا جائے تو حضرت صدیق اکبر کے ایمان کا پلہ بھاری ہوگا۔ (تاریخ الخلفاء، ص40)

نازِ صداقت، فخرِ رفاقت سیدنا صدیق معظم
جان سخاوت، روح مروت سیدنا صدیق معظم
سب سے مکرم سب سے مفضل بعد رسل مخلوق میں افضل
دال ہے اس پر قولِ نبوت سیدنا صدیق معظم

اسلامی خدمات:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ساری زندگی اسلامی خدمات میں گزار دی۔ کسی صحابی رسول کی خدمات آپ کی خدمات کو نہیں پہنچ سکتیں اس کی وضاحت اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کا مفہوم درج ہے۔

حضرت عمر فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں ضروریات دین کے لیے مال جمع کرنے کا حکم دیا تو اتفاقاً اس دن میرے پاس مال تھا میں نے سوچا آج میں ابوبکر پر سبقت لے جاؤں گا۔ میں آدھا مال لے کر سرکارِ دو عالم کے پاس آیا۔ فرمایا: ''تو نے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا۔ عرض کی اس کے برابر حصہ چھوڑ آیا ہوں۔ اسی موقع پر حضرت ابوبکر صدیق گھر کا سارا سامان لے کر آئے۔ سرکار دو جہاں نے ان سے پوچھا: اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟ انہوں نے عرض کی ''اللہ اور اللہ کے رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ پھر میں (عمر فاروق) نے کہا کہ کسی چیز میں تم پر سبقت نہیں لے سکتا۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبدالرحمان بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، عثمان بن مظعون جیسے جلیل القدر صحابہ کرام آپ کی مساعی جمیلہ کی بدولت مشرف با اسلام ہوئے۔ (بخاری، باب مالقی النبی من مشرکین مکۃ)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

شانِ صدیق اکبر کی رفعت کا اندازہ کون کرسکتا ہے، جن کے ایمان کی شہادت قرآن نے دی۔ جن کی صداقت پر مہر تصدیق قرآن نے ثبت کی۔ جن کے تقویٰ وطہارت، اخلاص و وفا اور رضا و خوشنودی کا اعلان قرآن کرے جن کی صحبت کو ''اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ'' کے الفاظ سے بیان کرے۔

فطری طور پر انسان کو تین چیزوں سے محبت ہوتی ہے جان، اولاد اور مال سے قربان جائیں صدیق اکبر نے ان میں سے ہر ایک کو محبوب کونین کی بارگاہ میں قربان کر دیا۔ مذکورہ بالا حدیث سے مال کی قربانی کا پتہ چلتا ہے اور جب اولاد کی باری آئی تو اپنی پیاری بیٹی سیدتنا عائشہ صدیقہ کو آپ کی بارگاہ میں پیش کر دیا، غارِ ثور میں اسماء بنت ابی بکر کو دودھ پہنچانے کی سعادت ملی۔ اپنی جان کی قربانی کو ہر وقت بارگاہ مصطفیٰ میں پیش کرتے۔ قبول اسلام کے بعد مکہ کے پرخطر ماحول میں سرکار دوعالم کے شانہ بشانہ رہے۔ غار میں ساتھ تھے تو بدر میں بھی ساتھ تھے۔ غزوہ حنین میں ساتھ تو غزوہ احد میں بھی ساتھ تھے۔ سفر میں ساتھ تو حضر میں بھی ساتھ زندگی میں ساتھ تھے تو مزار میں بھی ساتھ۔ سبحان اللہ

مشکلات راہ دین میں رہنمائی تو نے کی
جب کوئی آفت پڑی عقدہ کشائی تو نے کی
شامل احوال ہجرت یارِ غار و سر بکف
اک اک فرض وفا کی حق ادائی تُو نے کی

خلافت:

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ اول تھے اس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں کیونکہ علمائے حقہ نے کئی آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ سے آپ کی خلافت اولیٰ پر استدلال کیے ہیں جیسا کہ ایک موقع پر سرکار دوعالم نے امامت کے مسئلہ میں فرمایا تھا کہ ''میرے بعد خدا تعالیٰ اور مومنین ابوبکر کے علاوہ کسی کو خلافت کے لیے پسند نہیں کریں گے۔'' اس کی مکمل تفصیل کتب احادیث کے علاوہ تاریخ الخلفاء صفحہ نمبر 43 پر ملاحظہ فرمائیں۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کردار

جب بھی تحفظ ناموس رسالت کا مسئلہ زیر بحث آتا ہے ساتھ ہی یادِ ابوبکر سے ہمارے قلوب و اذہان معمور ہو جاتے ہیں جس وقت بھی جھوٹے دعویداران نبوت نے پراگندہ لسانی جملے مصطفیٰ کریم ﷺ کی ناموس وحرمت پر بولنا شروع کیے اسی وقت اللہ نے صدیق اکبر کو اپنی غائبانہ تائید ونصرت عطا فرمائی اور آپ نے ان کذابوں کا قلعہ قمع کیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کو منصب خلافت سنبھالتے ہی ایسے کذابوں کا سامنا کرنا پڑا جن کذابوں میں اسود عنسی، طلحہ اسدی، سجاح بنت حارث، مسیلمہ کذاب اور لفیط بن مالک الازدی جھوٹے مدعیان نبوت شامل ہیں۔

اسود عنسی جو جھوٹا نبی بنا تھا اس کے قتل کے انتظامات خود تاجدارِ ختم رسالت کروا چکے تھے اور وہ زمانہ نبوی میں ہی واصل جہنم ہو چکا تھا اور اس کی اطلاع بذریعہ قاصد ابوبکر صدیق کے دور میں ملی۔

طلحہ بن خویلد کے مقابلے میں پہلا لشکر بھی خود تاجدار ختم نبوت بھیج چکے تھے لیکن وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہوا اور بعد میں حضرت صدیق اکبر نے خالد بن ولید (Sword of Allah) جن کا لقب ''سیف اللہ'' تھا اس کے مقابلہ میں بھیجا لیکن اس کے مقدر میں غلامی رسول تھی وہ بعد میں مشرف با اسلام ہوا۔ (تاریخ طبری، ضیاء التاریخ)

سجاح بنت حارث عورت تھی دعویٰ نبوت کر چکی تھی، حضرت ابوبکر صدیق نے خالد بن ولید کو ہی اس کے تعاقب میں بھیجا یہ جزیرہ بھاگ گئی اور سیدنا امیر معاویہ کے دور میں تو یہ تائب ہوکر مسلمان ہوگئی۔ (ضیاء التاریخ)

مسیلمہ کذاب کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے حضرت ابوبکر صدیق نے پہلے حضرت عکرمہ بن ابوجہل اور حضرت شرجیل بن حسنہ کو پھر حضرت خالد بن ولید کو مسیلمہ کے مقابلہ میں بھیجا۔ مسیلمہ کذاب کی فوج کو شکست وتذلیل کا سامنا کرنا پڑا اور مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم کرنے والے حضرت وحشی بن حرب تھے۔ یہ وہی وحشی بن حرب ہیں جنہوں نے حضرت امیر حمزہ کا کلیجہ چبایا تھا اللہ اللہ! کیا صبر ہے میرے مصطفیٰ کریم کا کہ اپنے پیارے چچا کے قاتل کو معاف فرما دیا اور درس دیا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کہ اسلام مذہب ہی سلامتی اور تحمل و بردباری کا ہے تو اس موقع پر وحشی بن حرب نے مسیلمہ کو قتل کر کے حضرت حمزہ کے قتل سے مصطفیٰ کریم کو جو اذیت دی تھی اس کا ازالہ فرمایا:

لقیط بن مالک کو واصل جہنم کرنے کے لیے پہلے پہل سیدنا صدیق اکبر نے حذیفہ بن محصن حمیری بعد میں حضرت عکرمہ بن ابی جہل کو بھیجا جنہوں نے اس جھوٹے کو واصل بہنم کیا۔ (تاریخ طبری، ج2، ص105)

گویا اس طرح سے سیدنا صدیق اکبر کی رہنمائی سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی جانوں کی پرواہ کیے بغیر ناموس مصطفیٰ پر پہرہ دیا تاریخ گواہ ہے جب بھی باطل کے ایوانوں سے عزت رسول پر حملہ ہوا تب تب ایمان والوں کے ولولے جوش و جذبات جوان نظر آئے۔

بالخصوص جنگ یمامہ کی مثال ہمارے سامنے ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ختم نبوت کے تحفظ کا مسئلہ اصحاب رسول کی نظر میں کتنی اہمیت کا حامل تھا کہ نبی علیہ السلام کی حیات ظاہری میں جتنے غزوات و سریات ہوئے پورے اسلام کی بقاء کے لیے لڑی جانے والی جنگوں میں صرف 259 صحابہ کرام شہید ہوئے اور رسالت مآب ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ 63 برس تھی اور اس مختصر حیات میں صرف 259 شہادتیں ہمارے پیارے محبوب مکرم کی Good Managment، Good Governace اور Good Capability of Guidance کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن جب باطل کا حملہ عزت ناموس پر، ختم نبوت پر ہوا تو پھر اصحاب رسول نے جان و مال کی پرواہ کیے بغیر ایک جنگ یمامہ میں 1200 جید صحابہ نے جامِ شہادت نوش فرمائے۔ بعض روایات میں 700 حفاظ صحابہ شہید ہوئے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے یہ طریق، یہ جذبہ، یہ قوت و مردانگی ہمارے اسلاف میں بدرجہ اتم موجود تھی اور یہی جذبہ و قوت حقیقت میں حیاتِ جاودانی ہے یہی بقائے دین کا اصل طریق ہے اور سنت صدیق اکبر ہے۔

تاجدارِ صداقت نے اس مسئلہ کے علاوہ بھی دیگر کئی مرتدین کا خاتمہ کیا جن میں مرتدین بحرین، مرتدین یمن، مرتدین حضرموت وغیرہ شامل ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ذات تحفظ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ختم نبوت پر پہرہ دینے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتی تھی، ان کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صدیق اکبر کی زندگی ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ جو بندہ صدق دل سے خدا اور رسول کا ہو جائے تو خدا اور رسول اس کے ہو جاتے ہیں۔

حیات صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مرقعہ غیرت

آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے آج کے اس پرفتن دور میں کہ جب کلمہ گو مسلمان اور ایک مملکت اسلامیہ کے سربراہ بھی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں تو ہمیں تاجدار صداقت کی زندگی کے کارناموں کو دیکھتے ہوئے اپنے مال و جان اولاد کی پرواہ کیے بغیر سرکار دو عالم کی عزت و ناموس پر سب کچھ قربان کر دینا چاہیے صدیق اکبر کی زندگی ہمیں یہ بانگ دہل درس دے رہی ہے کہ اے امت مسلمہ! اگر تمہیں پھر وہی عروج چاہیے تو آج صدیق اکبر کے نقش قدم کو نشان منزل بنا لو کہ جن کا ہر قدم کاروان ملت اسلامیہ کے لیے خضر راہ ہے۔ چودہ سو صدیاں قبل راہ عشق و وفا میں روشن کردہ قندیلیں آج بھی روشنی دے رہی ہیں جن کو روز اول سے خداوند کریم نے محبوب کی رفاقت کے لیے چن لیا تھا جن کی ضرب قاہرہ نے نبوت کے جھوٹے مدعیوں کو پاش پاش کر دیا تھا۔

وصال صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

تاجدار صداقت محافظ ختم نبوت کے اس پروانے کا وصال باکمال کے بارے آپ کی لخت جگر محبوبہ محبوبِ کائنات حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میرے ابا جی حضور صدیق اکبر نے جمادی الثانی کی تقریباً 7 تاریخ کو غسل فرمایا تو سردی کی وجہ سے بخار ہو گیا جس میں پندرہ روز علیل رہے آخر کار بظاہر اسی بخار کے سبب 63 سال کی عمر میں 2 سال 2 مہینے سے کچھ زائد دن امورِ خلافت سرانجام دینے کے بعد 22 جمادی الثانی بمطابق 13 ہجری کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے "انا للہ وانا الیہ راجعون" آقا کریم ﷺ کے مبارک پہلو میں مدفون ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نقش صدیق اکبر پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے جذبہ عشق و محبت کی خیرات عطا فرمائے۔ آمین

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

الیکشن ایکٹ 2017ء میں
عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے اقدامات کا مطالبہ

غلام مصطفیٰ چوہدری، صدر ختم نبوت لائیرز فورم پاکستان

ملت اسلامیہ تاریخ انسانی کی آخری مثالی تہذیب کی وارث ہے اور اس کا وجود حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر منحصر ہے۔ ختم نبوت نے انسانیت کے ارتقا کی اعلیٰ ترین منزلوں کا تعین کر دیا اور اسے اس ضرورت سے ہمیشہ کے لیے مستغنی کر دیا کہ اب آئندہ انسانیت کو کبھی رہنمائی کے لیے کسی مافوق الفطرت ہستی کی طرف دیکھنا پڑے گا۔ دوسرے الفاظ میں انسانیت کے وقار، حریت اور ملت اسلامیہ کے تہذیبی تشخص کے تحفظ کی ضمانت صرف اور صرف عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں ہے۔ عقیدہ ختم نبوت میں معمولی رخنہ اندازی بھی ملت اسلامیہ کے وجود کو ملیامیٹ اور زمین بوس کر دے گی۔ مسلمانان پاکستان کے اسی شعور، تقاضے اور مطالبے کو پاکستان کے آئین میں دستوری صورت دے دی گئی اور ہمیشہ کے لیے اس مسئلے سے پیدا ہونے والے خلفشار کا دروازہ بند کر دیا گیا۔

انتخابی اصلاحات کے دیرینہ مطالبے کے پیش نظر اراکین قومی اسمبلی اور سینیٹ پر مشتمل انتخابی اصلاحات کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ پارلیمنٹ نے انتخابی اصلاحات کمیٹی کی سفارشات اور تجویز کردہ اصلاحات کی روشنی میں انتخابی قانون الیکشن ایکٹ 2017ء منظور کر لیا۔ اس ایکٹ کی منظوری کے بعد پہلے سے نافذ العمل انتخابی قوانین میں سے آٹھ قانون منسوخ ہو گئے۔ جب یہ آٹھ قانون منسوخ ہوئے تو ان قوانین میں دیئے گئے قواعد وضوابط اور تحفظات کو نئے قانون الیکشن ایکٹ 2017ء میں شامل کیا گیا مگر اس عمل کے دوران کئی اہم نکات نئے قانون میں شامل ہونے سے رہ گئے۔ علاوہ ازیں انتخابی قانون The Representation of

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

(Conduct of Election) Rules, 1977 of the people بھی شامل تھا جس کے رول 3 کے تحت ختم نبوت کے حوالے سے بیان حلفی Nomination form-1 شامل تھا۔مگر جب یہ حلف نامہ الیکشن ایکٹ 2017ء میں شامل کیا گیا تو اس میں ایسی ترامیم کی گئیں جس سے ختم نبوت کے حوالے سے حلف نامے کی اصل روح مسخ ہوگئی۔اس پر شدید عوامی احتجاج ہوا اور اس عوامی احتجاج کے نتیجے میں حلف نامے کا پرانا فارم بحال کر دیا گیا۔تاہم الیکشن ایکٹ 2017ء میں تاحال بھی درج ذیل امور قابل غور ہیں:

1- الیکشن ایکٹ 2017ء کے تحت منسوخ ہونے والے انتخابی قانون The Conduct of General Elections Order, 2002 کے سیکشن 7بی اور 7سی میں اس امر کا ذکر کیا گیا تھا کہ کوئی بھی قانون جو انتخابات کے حوالے سے نافذ العمل ہوگا، قطع نظر کسی بھی دوسری تفصیل کے، اس میں قادیانیوں کی حیثیت وہی رہے گی جو آئین پاکستان میں طے کی گئی ہے۔اس منسوخ ہونے والے قانون کے سیکشن 7بی اور 7سی میں اس نکتے کو بیان کیا گیا تھا۔سیکشن 7بی اور 7سی یہ ہیں:

> [7B. Status of Ahmadis etc. to remain unchanged. Notwithstanding anything contained in the Electoral Rolls Act, 1974 (XXI of 1974), the Electoral Rolls, Rules, 1974, or any other law for the time being in force, including the Forms prescribed for preparation of electoral rolls on joint electorate basis in pursuance of Article 7 of the Conduct of General Elections Order, 2002 (Chief Executives, Order No. 7 of 2002), the status of Quadiani Group or the Lahori Group (who call themselves 'Ahmadis' or by any other name) or a person who does not believe in the absolute and unqualified

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him), the last of the prophets or claimed or claims to be a Prophet, in any sense of the word or of any description whatsoever, after Muhammad (peace be upon him) or recognizes such a claimant as a Prophet or religious reformer shall remain the same as provided in the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973.

7C. If a person has got himself enrolled as voter and objection is filed before the Revising Authority notified under the Electoral Rolls Act, 1974, within ten days from issuance of the Conduct of General Elections (Second Amendment) Order, 2002, that such a voter is not a Muslim, the Revising Authority shall issue a notice to him to appear before it within fifteen days and require him to sign a declaration regarding his belief about the absolute and unqualified finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) in Form-IV prescribed under the Electoral Rolls Rules, 1974. In case he refuses to sign the declaration as aforesaid, he shall be deemed to be a non-Muslim and his name shall be deleted from the joint electoral rolls and added to a supplementary list of voters in the same electoral area as non-Muslim. In case the voter does not turn up in spite of service of notice, an ex-parte order may be passed

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

against him.]

ترجمہ:7بی۔احمدیوں وغیرھم کی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی-- قطع نظر اس امر کے کہ جو کچھ انتخابی فہرستوں کے قانون مجریہ 1974ء، انتخابی فہرستوں کے قواعد مجریہ1974ء یا اس وقت نافذ العمل کسی بھی دیگر قانون میں بیان ہوا ہے، بشمول مخلوط انتخابات کی بنیاد پر عام انتخابات کے انعقاد کے حکمنامہ مجریہ2002ء کی آرٹیکل 7 کے تحت تیار کی جانے والی انتخابی فہرستوں کے مجوزہ فارموں کے، قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ) جو خود کو احمدی یا کسی بھی اور نام سے پکارتے ہیں (یا وہ فرد جو خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان نہیں رکھتا یا اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس لفظ کے کسی بھی معنی ومفہوم میں نبی یا مذہبی مصلح ہونے کا دعویٰ کیا یا دعویٰ کرتا ہے، اسکی حیثیت وہی رہے گی جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973ء میں بیان کردی گئی ہے۔

7سی۔اگر کسی شخص نے اپنا اندراج بطور ووٹر کروا لیا ہو اور نظر ثانی کرنے والی ہئیت مجاز کے سامنے انتخابی فہرستوں کے قانون مجریہ 1974ء کے تحت، عام انتخابات کے انعقاد کے (حکمنامہ) دوسری ترمیم (مجریہ2002ء کے اجرا دس دن کے اندر، اس کے خلاف کوئی اعتراض داخل کیا گیا ہو کہ یہ ووٹر مسلمان نہیں ہے تو نظر ثانی کرنے والی ہئیت مجاز اسے نوٹس جاری کرے گی کہ وہ پندرہ دن کے اندر اس کے سامنے پیش ہو اور انتخابی فہرستوں کے قانون مجریہ1974ء میں دیے گئے فارم چہارم میں خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان کے حلف نامے پر دستخط کرے۔اس حلف نامے پر دستخط کرنے سے انکار کی صورت میں اسے غیر مسلم تصور کیا جائے گا اور اس کا نام مشترکہ فہرستوں سے حذف کردیا جائے گا اور

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اسی انتخابی حلقے کے ووٹروں کی ضمنی فہرست میں بطور غیر مسلم کے درج کر دیا جائے گا۔نوٹس جاری ہونے کے باوجود ووٹر کے ہیئت مجاز کے سامنے پیش نہ ہونے کی صورت میں اس کے خلاف یک طرفہ فیصلہ کر دیا جائے گا۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان دو سیکشنز میں ذکر کردہ الیکٹورل رولز ایکٹ 1974ء بھی الیکشن ایکٹ 2017ء کے مطابق منسوخ ہو گیا ہے۔لہٰذا ضروری تھا کہ ان دو سیکشنز میں بیان کردہ بنیادی اصول کو الیکشن ایکٹ 2017ء میں برقرار رکھا جاتا۔

الیکشن ایکٹ 2017ء میں کی جانے والی ترمیم میں حلف نامے کی درستگی کے ساتھ الیکشن ایکٹ 2017ء میں 7B اور 7C کو شامل کرنے کا ذکر بھی کیا گیا:

2. Amendment of section 241 in Act XXXIII of 2017.- In the Elections Act, 2017 (XXXIII of 2017), hereinafter referred to as the 'said Act', in section 241, in clause (f), before the semicolon, the expression "except Articles 1, 7B and 7C" shall be inserted.

STATEMENT OF OBJECTS AND REASONS

3. Misgivings have also been expressed regarding the omission of Articles 7B and 7C consequent upon the repeal of the Conduct of General Elections Order, 2002 (Chief Executive's Order No.7 of 2002). Again to avoid further controversy, there is consensus amongst the political parties that the provisions of Article 7B and 7C ibid be retained through amendment in section 241

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

of the Election Act, 2017 . Hence this Bill.

مگر اس کے باوجود درج ذیل وجوہ کے باعث 7B اور 7C کو الیکشن ایکٹ 2017ء میں شامل کرنا غیر موثر رہا:

1- کسی بھی دوسرے منسوخ شدہ قانون کا الیکشن ایکٹ 2017ء میں اس طرح ذکر نہیں بلکہ جس بھی منسوخ شدہ قانون کا کوئی حصہ بحال رکھنا مقصود تھا اسے الیکشن ایکٹ 2017ء میں کے متعلقہ سیکشن کے تحت بیان کر دیا گیا۔

2- 7B اور 7C جن قوانین کے تناظر میں لائے گئے تھے وہ الیکشن ایکٹ 2017ء کے تحت منسوخ ہو گئے ہیں۔ اور ان منسوخ شدہ قوانین کا ذکر 7B اور 7C میں موجود ہے۔ اندریں صورت 7B اور 7C کی قانونی حیثیت کیا ہو گی؟

3- 7C میں حلف نامے کا اردو متن بھی دیا گیا تھا۔ جسے الیکشن ایکٹ 2017ء کے متن کا حصہ ہونا چاہیے۔ ورنہ اس کا حال بھی الیکٹورل رولز ایکٹ 1974ء کے ضمن میں لاگو کیے جانے والے نوٹیفیکیشنز جیسا ہو گا جن میں حلف نامے کا اردو متن دیا گیا تھا مگر اب نہ تو وہ ویب سائٹ پر موجود ہے نہ ہی پرنٹ شدہ متن میں نظر آتا ہے۔

لہٰذا الیکشن ایکٹ 2017ء میں 7B اور 7C کے منسوخ نہ ہونے کی شق شامل کرنے کی بجائے اسے الیکشن ایکٹ 2017ء کے متن کا حصہ بنایا جائے۔ 7B اور 7C کو الیکشن ایکٹ 2017ء میں شق 14 بعنوان Action Plan میں بطور درج ذیل متن کی صورت میں شامل کیا جائے جو انتخابات کے انعقاد سے متعلق ہیں۔ کیونکہ یہ کمیشنز الیکٹورل ایکٹ 2017ء کے تحت انتخابات کے انعقاد کی سیکشن 7 System of elctions. کے تحت شامل تھیں۔ یا ان سیکشنز کو الیکشن ایکٹ 2017ء کی سیکشن 37. Enrolment and Correction other than periodical revision تحت درج ذیل متن کی صورت میں شامل کیا جائے جو انتخابی فہرستوں کے اندراج اور تصحیح سے متعلق ہے:

37A. Status of Ahmadis etc. to remain unchanged. Notwithstanding anything contained in the Election Act, 2017, the

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

Election Rules, 2017, or any other law for the time being in force, including the Forms prescribed for preparation of electoral rolls, the status of Quadiani Group or the Lahori Group (who call themselves 'Ahmadis' or by any other name) or a person who does not believe in the absolute and unqualified finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him), the last of the prophets or claimed or claims to be a Prophet, in any sense of the word or of any description whatsoever, after Muhammad (peace be upon him) or recognizes such a claimant as a Prophet or religious reformer shall remain the same as provided in the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973.

37B. If a person has got himself enrolled as voter and objection is filed before the Revising Authority notified under the Electoral Act, 2017, that such a voter is not a Muslim, the Revising Authority shall issue a notice to him to appear before it within fifteen days and require him to sign a declaration regarding his belief about the absolute and unqualified finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) in Form-15 prescribed under the Election Rules, 2017. In case he refuses to sign the declaration as aforesaid, he shall be deemed to be a

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

non-Muslim and his name shall be deleted from the joint electoral rolls and added to a supplementary list of voters in the same electoral area as non-Muslim. In case the voter does not turn up in spite of service of notice, an ex-parte order may be passed against him.]

2۔ منسوخ ہونے والے انتخابی قانون The Conduct Of General Elections Order, 2002 کے سیکشن 7B اور 7C کے تحت ختم نبوت کے حلف نامے کا اردو متن بھی دیا گیا تھا۔ چونکہ اس قانون کے سیکشن 7B اور 7C کے مندرجات کو الیکشن ایکٹ 2017ء کا حصہ نہیں بنایا گیا سو حلف نامے کا اردو متن بھی الیکشن ایکٹ 2017ء میں نہیں آیا۔ یعنی اب ختم نبوت کے حلف نامے کا کوئی معیاری قانونی اردو متن موجود نہیں جو انتخابی دستاویزات کی تیاری میں ایک بڑا قانونی سقم ہوگا۔ لہٰذا جب ان شقوں کو الیکشن ایکٹ 2017ء کا حصہ بنایا جائے تو حلف نامے کا اردو متن بھی حسب سابق الیکشن ایکٹ 2017ء کا حصہ بنایا جائے۔

3۔ الیکشن ایکٹ 2017ء کے تحت منسوخ ہونے والے انتخابی قانون الیکٹورل رولز ایکٹ 1974ء میں ختم نبوت سے متعلق چیف الیکشن کمشنر کی طرف سے جاری ہونے والے دو نوٹیفکیشن شامل کیے گئے تھے۔

ان کا تعلق S17. Annual revision of electoral rolls اور S4. Preparation and computerization of electoral rolls سے ہے۔ الیکشن ایکٹ 2017ء میں ان دونوں شقوں کے نفس مضمون کو S36. Periodical revision of electoral roll. اور S23. Preparation and computerization of

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

electoral rolls کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ الیکٹورل رولز ایکٹ 1974ء منسوخ ہو چکا ہے لہٰذا ان شقوں سے متعلق نوٹیفکیشنز کے نفس مضمون کو بھی الیکشن ایکٹ 2017ء کا حصہ بنانا چاہیے۔

4- الیکشن ایکٹ 2017ء کے تحت منسوخ ہونے والے انتخابی قانون الیکٹورل رولز ایکٹ 1974ء میں ختم نبوت سے متعلق چیف الیکشن کمشنر کی طرف سے جاری ہونے والے 15 فروری کے نوٹیفکیشن کی شق V میں یہ طے کیا گیا تھا کہ 2004ء کی انتخابی فہرستوں کی سالانہ نظر ثانی کے مطابق مسلم اور غیر مسلم ووٹرز کی الگ الگ فہرستیں تیار کی جائیں گی۔ چونکہ یہ نوٹیفکیشن الیکٹورل رولز ایکٹ 1974ء کے مندرجات کی توضیح و نفاذ کے لیے جاری ہوا تھا اور اب الیکٹورل رولز ایکٹ 1974ء منسوخ ہو چکا ہے سو یہ نوٹیفکیشن بھی غیر موثر ہو گیا۔ مسلم اور غیر مسلم ووٹرز کی الگ الگ شناخت کے ساتھ انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کوئی تذکرہ الیکشن ایکٹ 2017ء میں موجود نہیں، جس کی توضیح اس ایکٹ میں ضروری کی جانی چاہیے مزید براں الیکشن ایکٹ 2017ء میں الگ الگ فہرستوں کی تیاری کی وضاحت نہ ہونا اس قانون کی شق 2(xx) کے بھی خلاف ہے۔ شق 2(xx) کے مطابق:

> 2(xx) "electoral roll " means an electoral roll prepared, revised or corrected under this Act and includes the electoral rolls prepared under the Electoral Rolls Act 1974 (XXI of 1974), existing immediately before the commencement of this Act;

اب جبکہ الیکشن ایکٹ 2017ء کے تحت الیکٹورل رولز ایکٹ 1974ء منسوخ ہو چکا تو اس کے ضروری مندرجات الیکشن ایکٹ 2017ء کا حصہ ہونے چاہئیں ورنہ اس قانون کی شق 2(xx) پر عمل کس طرح ہوگا۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

5- الیکشن ایکٹ 2017ء کے مطابق انتخابی فہرستوں کا قانون مجریہ 1974ء منسوخ ہو گیا ہے اس قانون کی دفعہ 18 کے تحت فارم A کو بطور فارم برائے اندراج و منتقلی ووٹ استعمال کیا جاتا تھا اور یہ فارم اب بھی عوام الناس کے لیے الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ اس فارم A کی شق 12 میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل ہے، چونکہ انتخابی فہرستوں کا قانون مجریہ 1974ء منسوخ ہو گیا ہے۔ سو اس کے ساتھ ہی یہ فارم A بھی منسوخ ہو گیا۔ اس فارم میں دیے گئے ختم نبوت کے اردو حلف نامے کو Election Rules 2017 میں دیے گئے Form 21 کا حصہ بنایا جائے تا کہ انتخابی دستاویزات میں ختم نبوت کے حلف نامہ کا معیاری اردو متن موجود ہو۔

مذکورہ بالا امور کا تذکرہ الیکشن ایکٹ 2017ء میں ان قانونی پہلوؤں کی نشاندہی کے لیے ہے، جن کے باعث پیدا ہونے والے کسی خلا سے پاکستانی عوام میں بے چینی اور تشویش پیدا ہو چکی ہے۔ اگر ان تسامحات کا بروقت ازالہ کر لیا جائے تو مستقبل میں کسی پیچیدگی کا خدشہ نہ رہے گا۔ ہمیں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ ختم نبوت کا معاملہ بہت ہی حساسیت کا حامل ہے اور یہ ملت اسلامیہ کے لیے محض قانونی معاملہ نہیں بلکہ ایمان اور اجتماعی وجود کی اساس ہے۔ یہ امر پیش نظر رہنا چاہیے کہ آئین پاکستان یا آئین کے تحت بننے والے ذیلی قوانین میں اگر کہیں بھی عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے کوئی فروگزاشت ہوئی تو اس کے بہت ہی دور رس مہلک اثرات ہوں گے۔ کیونکہ اس فروگزاشت کے نتیجے میں پاکستان کے آئین کی روح اور اساسی ڈھانچہ متاثر و مسخ ہو سکتا ہے جو اس ملک کے عوام کے اجتماعی شعور اور اجتماعی رائے کی نفی کے مترادف ہوگا۔ بقول اقبال:

رونق از ما محفل ایام را
او رسل را ختم و ما اقوام را

اس دنیا کی محفل ایام کی رونق ہماری وجہ سے ہے۔ ہمارے رسول آخری رسول ہیں اور ہم اس دنیا کی آخری ملت۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

لا نبی بعدی از احسان خدا است
پردہ ناموس دین مصطفیٰ است

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کا نہ آنا اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔اس سے ناموس دین مصطفیٰ کا تحفظ ہے۔

قوم را سرمایہ قوت ازو
حفظ سرّ وحدت ملت ازو

ختم نبوت ہی ملت کے لیے سرمایہ قوت اور وحدت ملت کی راز کی حفاظت کرنے والی ہے۔

اصل مجرم کون؟

الیکشن ایکٹ 2017ء میں تبدیلی کا عمل کوئی معمولی واقعہ نہیں۔ہمیں اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ وہ کام جو آمریت کے گزشتہ ادوار میں بھی کرنے کی کسی کو جرأت نہیں ہوسکی۔ اس جمہوری دور میں ہوا جب عوام کی رائے سے وجود میں آنے والی حکومت یہ قانون بنا رہی تھی۔ہمیں اس سارے عمل کے پیچھے اصل مجرم کو پہچانا ہوگا۔عارضی اور ذاتی سیاسی مفادات کے لیے اس ملک کے عوام کے طے شدہ دستوری حقوق اور اصولوں پر ڈاکہ ڈالا گیا۔ایک نااہل شخص کو پارٹی صدر بنانے کے لیے قانون میں وہ تبدیلیاں کردی گئیں جن کی زد براہ راست ہمارے ایمان پر پڑتی ہیں۔نواز شریف ہی اس سارے المیے میں اصل مجرم ہے۔باقی مجرم اس جرم میں اس کی اعانت کررہے ہیں۔عوام کو اپنے دینی دستوری اور آئینی حقوق کی حفاظت کے لیے اصل مجرم اور اس کے مددگاروں سے اس جرم کے ارتکاب پر حساب لینا ہوگا۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حضرت غوث اعظم کے عظیم اقوال

صاحبزادہ سید نصیر الدین نصیر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

جیسا کہ اربابِ علم جانتے ہیں کہ غوث الثقلین، محبوبِ سبحانی شیخ سید عبد القادر جیلانی کی حیاتِ طیبہ کا آخری دور خصوصی طور پر خلقِ خدا کی رُشد و ہدایت کے لیے وقف رہا، اسی طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے غلغلہ سے چالیس 40 برس تک بغداد کی فضائیں گونجتی رہیں اور مخلوقِ خدا نے آپ کے مواعظِ حَسنہ اور ارشادات و اقوال کے بیش بہا موتیوں سے اپنی جھولیاں بھریں، اگر ان سب کو یکجا کیا جائے تو یہ ایک الگ کتاب بن سکتی ہے۔ لہٰذا یہاں تبرّکاً صرف چند اقوالِ مبارکہ ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے، ربّ العزّت بارگاہِ غوثیت کے وابستگان کو ان پر عمل پیرا ہو کر مُریدِ صادق کہلانے کی توفیق اور سعادت ارزانی فرمائے۔ آمین

آپ فرماتے ہیں:

عِظْ نَفْسَكَ اَوَّلًا ثُمَّ عِظْ نَفْسَ غَيْرِكَ

ترجمہ: پہلے اپنے آپ کو نصیحت کرو، پھر دوسروں کو۔

اَنْتَ اَعْمٰى كَيْفَ تَقُوْدُ غَيْرَكَ اِنَّمَا يَقُوْدُ النَّاسَ الْبَصِيْرُ

ترجمہ: تم اندھے ہو کر دوسروں کی رہنمائی کس طرح کر سکتے ہو، کیونکہ لوگوں کی رہنمائی تو صاحبِ بصیرت ہی کر سکتا ہے۔

بعض ارشادات کا صرف اردو ترجمہ

- ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اُس کے سوا کسی سے نہ ڈرو۔ اپنی تمام ضروریات اللہ کے حوالے کرو اُسی سے سب کچھ مانگو اور اُسی پر بھروسہ کرو۔ توحید پر مضبوطی سے قائم رہو، کیونکہ اِس پر سب کا اتفاق ہے۔
- بندہ جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے، تو پہلے خود اس سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جب ناکام ہوتا ہے، تو مخلوق سے مدد طلب کرتا ہے۔ جب ہر طرف سے نااُمید ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف رُجوع کرتا ہے، اس وقت اُسے یقین ہو جاتا ہے کہ خیر و شر، نفع و ضرر اور موت و حیات کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

- بہادر وہ شخص ہے، جس نے قلب کو ماسوی اللہ سے پاک کر ڈالا اور توحید کی تلوار لے کر دل کے دروازے پر کھڑا ہو گیا، تا کہ مخلوق میں سے کوئی بھی دل میں داخل نہ ہو۔
- دل اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ اس میں غیر کو ہرگز نہ آنے دو۔ دنیا کی محبت کو دل سے نکال دو اور مخلوق کو کارساز سمجھنا چھوڑ دو۔
- جو شخص معیتِ الٰہی کا طالب ہو، اُسے چاہیے کہ صدق کو شعار بنائے۔
- (کم از کم) چالیس دن اپنے رب کے ساتھ اخلاص پر کاربند رہو، تو تمہارے دل سے تمہاری زبان پر حکمت و معرفت کے چشمے جاری ہوں گے۔
- جس نے صدق و اخلاص و تقویٰ کو اختیار کیا، وہ ماسوی اللہ سے منقطع ہو گیا۔
- ہر وہ حقیقت، جسے شریعت رد کر دے، باطل ہے۔
- جو شخص علم کے بغیر عبادت میں مشغول ہوا، اس کی اصلاح پر فساد غالب ہوگا۔
- جو شخص علم پر عمل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے وہ علوم عطا کرتا ہے، جو اُسے پہلے حاصل نہیں ہوتے۔
- صادق وہ ہے، جو اقوال میں سچا ہو اور صدیق وہ ہے جو اقوال، افعال اور احوال میں صداقت کو پیشِ نظر رکھے۔
- صدق کی حقیقت یہ ہے کہ تم وہاں سچ بولو، جہاں تمہیں جھوٹ کے بغیر نجات نظر نہ آتی ہو۔
- کسی کے ساتھ محبت و عداوت رکھنے کے لیے کتاب و سنت سے اُس کے اعمال کی موافقت و مخالفت کو مدِ نظر رکھو۔
- اگر مال و دولت کے ہوتے ہوئے تم اطاعتِ الٰہی میں مصروف ہو گئے تو مال تمہارا خادم ہوگا اور تم دنیا و آخرت میں محترم ہو گے۔ (بشکریہ ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

آپ کا سوال

(از نوشہرہ، تحصیل جام پور، ضلع ڈیرہ غازی خان، مسئولہ عبدالغفور صاحب 14 محرم الحرام 1339ھ)

ایک مرزائی قادیانی کا سوال ہے کہ ابنِ ماجہ کی حدیث ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر صدی کے بعد مجدّد ضرور آئے گا۔

مرزا قادیانی مجدّدِ وقت ہے۔ عالی جاہ! اس قوم نے لوگوں کو بہت خراب کیا ہے، ثبوت کے لیے کوئی رسالہ وغیرہ ارسال فرمائیں، تاکہ گمراہی سے بچیں۔

جواب: مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا تو ضروری ہے، اور قادیانی کافر مرتد تھا، ایسا کہ تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا:

((مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَ عَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ))

(درمختار، ج3، ص317، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

"جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے، وہ بھی کافر۔"

لیڈر بننے والوں کی ایک ناپاک پارٹی قائم ہوئی ہے، جو گاندھی مشرک کو رہبر، دین کا امام پیشوا مانتے ہیں، نہ گاندھی امام ہوسکتا ہے، نہ قادیانی مجدّد، السوء والعقاب وقہر الدیان و حسام الحرمین مطبع اہلسنّت بریلی سے منگوائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(فتاویٰ رضویہ، ج14، ص384)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تیسرا سالانہ شعورِ ختم نبوت کورس کا پس منظر

(جامعہ رحمت، ٹاؤن شپ لاہور)

حافظ محمد آصف محی الدین قادری چدھڑ

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہمارے آقا و مولا ہماری جان مال اولاد سے بڑھ کر پیاری ذات نبی مکرم حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں اور آپ پر سلسلہ نبوت تمام ہو چکا۔ اس عقیدہ ختم نبوت پر امت مسلمہ کا شروع سے اجماع ہے اور پھر یہ عقیدہ دین کی اکملیت و کاملیت میں سے ہے۔ ہمارے پیارے نبی مکرم کے بعد اپنی طرف سے من گھڑت کسی کو ظلی یا بروزی نبی ماننا یا آپؐ کے آخری نبی ہونے میں شک کرنا بالاجماع کفر کا ارتکاب کرنا ہے اور اس طرح ہر دور میں منکرین ختم نبوت و رسالت نے اس اجماعی عقیدے پر حملہ آور ہونے کی ہر ناکام کوشش کی ہے۔ اور نئے نئے مدعیان نبوت سامنے آئے۔ یوں تو برصغیر میں منکرین ختم نبوت کے کئی گروہ ہیں مگر یہ انگریز کا خود کاشتہ فتنہ (قادیانیت) نمایاں طور پر ابھرا یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں سامنے آیا۔ جس نے پہلے مجددیت، مہدویت اور پھر اپنی جھوٹی نبوت کا جال پھیلایا اور کئی سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلایا۔

لیکن مجاہدین تحفظ ختم نبوت نے ان مدعیان کا بروقت تعاقب کیا اور گلشن ختم نبوت کی پاسبانی کے لیے اپنے تن من دھن کی بازی لگا دی جس کی زندہ مثال حضرت علامہ سید غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ، پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، فاتح قادیانیت حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد ملت عبدالستار خان نیازی، حضرت علامہ الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے شیر دل ناموس رسالت کے پاسبان میدان میں آئے اور وعظ اور قلم یعنی مضامین و تصانیف سے حتیٰ کہ مناظرہ و مباہلہ سے ختم نبوت کے دلائل اور شعور ختم نبوت اجاگر کرتے رہے۔ المختصر آج اس دور میں جب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نام پر قائم ہونے والے ملک پاکستان کی حکومت اسلام دشمن سامراج

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

غیر ملکی طاقتوں کو خوش کرنے کے لیے ان کے اس خود کاشتہ پودے کو تحفظ دینے پر اتری ہو۔تو مرد مجاہد استاذ العلماء پیر طریقت خواجہ غلام دستگیر فاروقی بھی تاجدار ختم نبوت کی ختم نبوت کے تحفظ کا علم اٹھائے ہوئے کبھی تقریر اور تحریر یعنی اپنی تصانیف کے ذریعے لوگوں کے مردہ دلوں میں اک نئی روح پھونکنے کے لیے اپنی زندگی کا ہر ہر پل ختم نبوت کے مشن کے لیے صرف کر رہے ہیں اور حکومت کے ارادوں کو بھانپتے ہوئے دو سال قبل ہی لاہور کی دھرتی پر جامعہ رحمت ٹاؤن شپ میں قوم و ملت کے نوجوانوں میں آقا کے خاتم النبیین ہونے کا شعور بیدار کرنے کے لیے شعور ختم نبوت کورس کا آغاز کر دیا تھا۔شاید یہ ارادہ لے کر کہ

کوئی مہر تاباں سے کہہ دے اپنی کرنوں کو سنبھال رکھے
میں خود اپنے ذرے ذرے کو چمکنا سکھا رہا ہوں

تو قارئین کرام!

اس سال بھی 2015ء اور 2016ء کی طرح 26 اور 27 اکتوبر 2017ء کو جامعہ رحمت ٹاؤن شپ لاہور میں تیسرا سالانہ شعور ختم نبوت کورس کرایا گیا۔جس میں مختلف جامعات سے منتہی طلباء نے شرکت کی بالخصوص جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن، جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ مین مارکیٹ، جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو، جامعہ ریاض الاسلام قصور اور باقی اداروں کے طلباء نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دار العلوم جامعہ رحمت کے لیے یہ بات قابل ستائش ہے کہ لاہور شہر میں جہاں دیگر بڑے بڑے جامعات موجود ہیں۔جامعہ رحمت جو اِن معروف اداروں کی نسبت ایک مبتدی ادارہ ہے۔وہاں سالانہ شعور ختم نبوت کورس کا عظیم الشان اہتمام کیا جانا قابل فخر ہے۔گویا کہ دینی اداروں کے طلباء میں عقیدہ ختم نبوت کے شعور کو اجاگر کرنا اس حوالے سے جامعہ رحمت کے حصے میں آیا اور اس بات کا اظہار کورس میں آنے والے معزز شیوخ الحدیث اور مقررین نے کھل کر کیا۔

پروگرام میں ملک پاکستان کے نامور شیوخ الحدیث، اساتذہ کرام، پروفیسرز، علماء، خطباء اور مقررین نے بطور مہمانانِ گرامی شرکت کی۔حسب سابق پروگرام کو نشستوں میں تقسیم کیا گیا۔

نشست اوّل

26 اکتوبر 2017ء بروز جمعرات ظہر تا عصر ہوئی۔جس میں مجاہد ختم نبوت حضرت

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مولانا قاری ریاض احمد فاروقی صاحب نے علمی گفتگو کرتے ہوئے فرمایا نبی کا نہ کوئی استاذ ہوتا ہے اور نہ کوئی اس کی ذاتی تصانیف ہوتی ہے۔ مگر مرزا قادیانی کے تین استاد اور 100 کے لگ بھگ تصانیف ہیں اور فرمایا مرزا قادیانی نے خدا ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ انہوں نے اس پر مرزے کی کتابوں سے حوالہ جات پیش کیے۔

نشست دوئم عصر تا مغرب

حضرت علامہ مولانا مفتی فرقان عباس نقشبندی صاحب نے علمی گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کا معنی نبوت کا ختم و مکمل ہو جانا ہے اور عقیدہ ختم نبوت پر 100 سے زائد قرآنی آیات اور 200 سو سے زائد احادیث مبارکہ موجود ہیں۔ اور فرمایا وہ گدھا جس کی نسل نبیوں کی سواری بنتی آئی وہ آخری بس نبی آخر زماں کو اپنی پشت پر سوار کرنے کے لیے بچا جس کا نام یعفور تھا۔ ناداں مرزا قادیانی تو وہ گدھا ہونے کے قابل بھی نہیں اور نبوت کا دعویٰ کرنے چلا ہے؟

نشست سوئم بعد نماز عشاء

محترم المقام مصنف کتب کثیرہ محمد متین خالد نے پُر اثر علمی گفتگو کرتے ہوئے فرمایا حضرت علامہ الشاہ احمد نورانی کے والد گرامی وہ عظیم لیڈر تھے جنہوں نے 50 ہزار کے نزدیک قادیانیوں کو مسلمان کیا۔ اور فرمایا یہ بات دور مصطفیٰ سے لے کر آج تک دیکھنے میں آئی ہے اور تجربہ شدہ ہے جو کوئی بھی ختم نبوت و ناموس رسالت کا منکر تھا یا ہے۔ وہ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ: کا مصداق حرامی تھا اور حرامی ہی ہوگا۔ اپنی پر تاثیر گفتگو کے بعد آپ نے سوال و جواب کی نشست بھی فرمائی جس میں ختم نبوت پر کیے جانے والے سوالات کے صحیح جواب دینے والے طلباء و احباب کو قیمتی انعام بھی دیے گئے۔

نشست چہارم

27 اکتوبر بروز جمعۃ المبارک 7 تا 10 بجے صبح مجاہد ختم نبوت مرزا محمد شمس الدین صاحب نے حیات مسیحؑ پر پُر اثر علمی گفتگو فرمائی۔ مرزا شمس الدین مرزائیوں کے (خلیفہ المسیح پنجم مرزا مسرور احمد قادیانی) کے رضاعی بھتیجے ہیں جو کہ اب الحمدللہ مسلمان ہیں۔ اور

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

محترم محمد شمس الدین نے کہا کہ مرزا قادیانی کی عمر 68 سال ہے اور 55 سال کی عمر تک مرزا قادیانی خود حیات مسیح پر قائم رہا۔ محترم محمد شمس الدین نے اپنے گھر کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کو جھوٹا، کاذب، مرتد، کافر اور شیطان کہا۔ اور قادیانی مرزا کی کتابوں سے قادیانیت کے خوب پرخچے اڑائے۔

نشست پنجم بعد نماز جمعہ

مجاہد ختم نبوت محترم المقام عرفان محمود برق صاحب (قادیانی مرزا کے صحابی کا پوتا) انہوں نے مرزا کو مرتد کافر ثابت کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار مسلمانوں کے ساتھ مرزا کو برا بھلا کہنے پر ان کے ساتھ کیسے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ فرمایا جب کوئی مسلمان کسی قادیانی کے ساتھ تعلق رکھتا ہو تو وہ اس کے ساتھ ظاہری طور پر بڑے پیار محبت سے پیش آتے ہیں۔ اپنے گھر لے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ نفرت کا اظہار یوں کرتے ہیں کہ اس کے کھانے، پینے میں تھوک، گندگی پیشاب تک ملاتے ہیں۔ میں نے جب میں قادیانی تھا اپنی آنکھوں سے اپنے گھر میں اپنی دادی اور دادا کو مسلمان مہمانوں کے ساتھ ایسا کرتے ہوئے دیکھا اور پوچھنے پر مجھے ڈانٹا گیا اس وقت میں بچہ تھا اور مجھے کہا گیا جو مسلمان ہمارے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں مانتے ان مسلمانوں کے ساتھ ایسا کرنے سے ہمارے دلوں کو چین اور سکون ملتا ہے اور اس بات نے مجھے بچپن میں ہی سوچ و بچار میں ڈال دیا تھا۔ اور میرے دل پر گہرا اثر ڈالا۔

نشست ششم عصر تا مغرب

فاضل نوجوان حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ خلیق احمد اعوان صاحب نے پرمغز گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ سب سے پہلے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ سیّد غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے دیا جو کہ جید علمائے اہلسنت میں سے تھے۔ جبکہ دیوبند اور اہل حدیث کے علماء کرام ابھی سوچ و بچار میں تھے۔ جس کے انہوں نے حوالہ جات بھی دیے۔ اور مرزا کی حمایت میں علماء دیوبند اور علماء اہلحدیث کی کئی تحریریں بطور دلیل پیش کر کے شعور ختم نبوت کورس کے شرکاء کو ورطہ حیرت میں ڈالا۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نشست ہفتم بعد نماز عشاء

آخری نشست کا آغاز ہوا نواسہ فقیہہ اعظم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اسد اللہ نوری صاحب (شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ لاہور) تشریف لائے۔شاندار استقبال کیا گیا۔ انہوں نے ختم نبوت پر بڑی ہی محققانہ ومفسرانہ دلوں کو موہ لینے والی گفتگو فرمائی۔جس کو تمام علماء کرام وشرکاء نے سراہا اور علمی خیرات حاصل کی۔دوران گفتگو جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی (شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ) کی جلوہ گری ہوئی تو ان کا بھی علماء کرام وشرکاء نے پرتپاک استقبال کیا اور ان کی ختم نبوت پر علمی فکری گفتگو کو سراہا گیا۔سامعین نے عقیدہ ختم نبوت پر علمی خیرات حاصل کی۔ ہر نشست میں سامعین وطلباء کرام اپنی ڈائریوں، رجسٹروں اور کاپیوں پر اہم علمی نکات و پوائنٹ نوٹ کرتے رہے اور علم کا ذخیرہ اپنے ساتھ لے گئے۔تمام جامعات کے طلباء کو نمائندگی کے طور پر شعور ختم نبوت کورس پر اپنے اپنے تأثرات پیش کرنے کا موقع بھی فراہم کیا گیا۔بالخصوص جامعہ رحمت کے طلباء نے ہر نشست میں عقیدہ ختم نبوت پر فن خطابت کے گوہر دکھائے۔شرکاء کورس کے لیے طعام وقیام کا شاندار اور وسیع انتظام تھا۔شعور ختم نبوت کورس کی صدارت پیر طریقت، یادگار اسلاف، متوکل علی اللہ حافظ محمد قاسم علی ساقی زید مجدہ (آستانہ عالیہ چشتیہ خیریہ جلالپور درس شکر گڑھ) نے فرمائی اور تمام پروگرام کی نقابت کے فرائض بندہ ناچیز نے سرانجام دیے۔تمام نشستوں میں شامل ہونے والے طلباء و شرکاء کو شیوخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی صاحب اور حضرت علامہ مفتی محمد اسد اللہ نوری صاحب نے اپنے دست شفقت سے اسناد عطا فرمائیں۔آخر میں بڑی ہی داد و تحسین کے مستحق ہیں جامعہ رحمت کے اساتذہ کرام اور طلباء کرام جنہوں نے شعور ختم نبوت کورس میں بڑھ چڑھ کر اپنا کردار ادا کیا اور اپنی اپنی ذمہ داری کو بخوبی انجام دیا۔بالخصوص! حضرت علامہ مفتی محمد رمضان غفاری صاحب، عزت مآب قاری محمد نصیر الدین صاحب، فخر القراء قاری نور نبی نقشبندی صاحب، قاری محمد اکرام اللہ صدیقی صاحب، محترم المقام ماسٹر محمد غلام نبی صاحب، بالخصوص اُستاذی وسَنَدِی عزت مآب، پیر طریقت علامہ خواجہ غلام دستگیر فاروقی جن کی کاوش خاص سے یہ سب ہوا۔اللہ کریم اپنے محبوب کریم کے طفیل ہمیں تحفظ ختم نبوت کے لیے قبول فرمائے۔آمین